نبی کریم ﷺ سے عشق
پر مبنی منفرد تصنیف

تقاضۂ عشق رسول ﷺ

حسبِ حکم
جگر گوشہ سلطان العارفین
حضرت صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

مؤلف
حضرت علامہ مولانا حافظ محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

نبی کریم ﷺ سے عشق

پر مبنی منفرد تصنیف

تقاضہ عشق رسول ﷺ

حسب حکم

جگر گوشہ سلطان العارفین
حضرت صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

مؤلف

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

111686

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	تقاضۂ عشقِ رسول ﷺ
موضوع	....	عشقِ رسول ﷺ
مؤلف	....	حضرت علامہ مولانا حافظ محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی
صفحات	....	112
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	عبدالسلام، قمر الزمان
اشاعت	....	2012ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	-/120 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر
۴۰ اردو بازار لاہور

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس حقیر کوشش کو فخر آدم و بنی آدم سید الانبیاء
باعث تخلیق کائنات رحمۃ اللعالمین سیدنا و مولانا

حضرت **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کرتا ہوں۔
گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

ناچیز
محمد امجد صدیقی

Marfat.com

ابتدائیہ

جس موضوع پر میں نے قلم اٹھانے کی جسارت کی ہے اس موضوع پر بے شمار کتابیں بازار میں دستیاب ہیں مگر میں نے محبت رسول کے ساتھ اس کے تقاضے بھی سپرد قلم کئے ہیں۔ یہ میری پہلی کاوش ہے دعا کرتا ہوں اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے اور اسے مقبولِ عام کرے۔

آمین۔

محمد امجد صدیقی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

مصائب میں جب خود کو ہم دیکھتے ہیں
عجب شان لطف و کرم دیکھتے ہیں
ترا جوش پایا ہے دریا بہ دریا
سکوں تیراں ہم یم بہ یم دیکھتے ہیں
بنا کر بشر ہم کو وہ شان بخشی
فرشتوں سے آگے قدم دیکھتے ہیں
تری آنکھ ہر آن ہم پر لگی ہے
یہ مانا کہ ہم تجھ کو کم دیکھتے ہیں
ٹھکانہ ہے کیا سرفرازی کا اس کی
وہ سر، جو ترے در پہ خم دیکھتے ہیں
جنہیں دولت فقر بخشی ہے تو نہ
کہاں فرِ دارا و جم دیکھتے ہیں
ترے کام عقل و خرد سے ہیں بالا
عدو پر بھی تیرا کرم دیکھتے ہیں

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول ﷺ

ان کے دربار میں نظروں کو جھکائے رکھنا
اشک آنکھوں میں ندامت کے سجائے رکھنا

سوچ کو ان کے خیالوں پہ تو رکھنا مرکوز
عقل کو عشق کے پہلو میں سلائے رکھنا

گرمیٔ حشر میں جب سب ہوں پریشان کھڑے
مجھ پہ رحمت کے سدا اپنے تو سائے رکھنا

رکھ لیا پردہ گناہوں کا میرا دنیا میں
حشر میں بھی میرے عیبوں کو چھپائے رکھنا

منہ سے اظہار نہیں اہلِ وفا کو شیوہ
درد الفت کو تو سینے میں چھپائے رکھنا

آئے جب تک نہ قضا لینے وہاں پر اس کو
اپنے دربار میں طاہرؔ کو بٹھائے رکھنا

طاہرؔ قیوم طاہر

ڈی آئی جی مظفر آباد

Marfat.com

فہرست

انتساب	۳
ابتدائیہ	۴
حمد باری تعالیٰ	۵
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۶
نگاہِ کرم	۱۱
تقریظ اوّل	۱۲
تقریظ دوم	۱۳
تقریظ سوم	۱۴
اظہارِ تشکر	۱۶
محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸
محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹
والدینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۳۲
''مسلک اول''	۳۸
''مسلک ثانی''	۳۹
''مسلک ثالث''	۳۹
''قسم اوّل''	۳۹
''قسم اوّل کے جنتی ہونے کی دلیل''	۴۰

Marfat.com

"قسم ثانی کے جہنمی ہونے کی دلیل" ۔۔۔۔۔۔ ۴۱
"قسم ثالث کے لوگ" ۔۔۔۔۔۔ ۴۱
محبت اہل بیت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔۔۔۔ ۴۵
حضور کی چار بیٹیاں ۔۔۔۔۔۔ ۴۹
نمبر۱-حضرت سیدہ زینب بنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ ۵۰
نمبر۲-حضرت سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔۔۔۔ ۵۱
نمبر۳-حضرت سیدہ اُمّ کلثوم بنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔۔۔۔ ۵۲
نمبر۴-حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ ۵۳
نکاح ۔۔۔۔۔۔ ۵۴
حق مہر ۔۔۔۔۔۔ ۵۴
جہیز ۔۔۔۔۔۔ ۵۵
فضائل ۔۔۔۔۔۔ ۵۶
اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔۔۔۔ ۵۸
خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۔۔۔۔۔ ۶۱
آپ کا نام ونسب ۔۔۔۔۔۔ ۶۱
خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ۔۔۔۔۔۔ ۶۶
نام ونسب ۔۔۔۔۔۔ ۶۷
حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۔۔۔۔۔ ۷۵
نام ونسب ۔۔۔۔۔۔ ۷۶
فضائل ومحاسن ۔۔۔۔۔۔ ۷۶
اسبابِ شہادت ۔۔۔۔۔۔ ۷۹
شہادت ۔۔۔۔۔۔ ۸۳

Marfat.com

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ الکریم ۸۳
نام ونسب ۸۴
ولادت ۸۴
فضائل ومحاسن ۸۵
شہادت ۸۹
سنت کی اتباع ۹۰
۱-سنت کی اتباع کا مفہوم ۹۰
سنت کی اتباع کا اصطلاحی مفہوم ۹۰
اتباع اور اطاعت میں فرق ۹۱
۲-سنت ۹۲
۲-سنت کا لغوی مفہوم ۹۲
اصطلاحی مفہوم ۹۲
سنت کی اقسام ۹۳
۱-سنت قولی ۹۳
۲-سنت فعلی ۹۴
۳-سنت تقریری ۹۴
اتباع سنت کیلئے بنیادی شرط......حب رسول ﷺ ۹۴
اکثر علماء کے نزدیک ۹۸
خلاصہ بحث ۱۰۱
اتباع سنت کی ضرورت واہمیت ۱۰۱
سنت قرآن کی تفسیر ہے ۱۰۳
۴-ائمہ سلف اور اتباع سنت ۱۰۷

Marfat.com

سنت کی اتباع اور قرآن ـــــــــــــــ ۱۰۸
اتباع سنت اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــــــــــــ ۱۰۹
(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے ـــــــــــــــ ۱۱۰
(۲) احکامات الٰہیہ کی طرح احکامات نبویہ بھی واجب الاتباع ہیں ـــــــــــــــ ۱۱۰
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع سنت ـــــــــــــــ ۱۱۱
(۱) حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں صحابہ کا دشمنوں سے ایفائے عہد ـــــــــــــــ ۱۱۱

Marfat.com

نگاہِ کرم

سلطان العارفین، زبدۃ العارفین، سلطان الفقراء حضور سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے جنہوں نے حضرت باھو کے مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جو صورت و سیرت میں حضرتِ باہو کا عکس نظر آتے ہیں جن کی چال باہو جیسی جن کردار باہو جیسا جن کا جمال باہو جیسا جن کا جلال باہو جیسا۔

جن کی نظر کیمیا نے ہم جیسے لاکھوں نکموں کو مدینہ کا راہی بنادیا۔

فخر المشائخ، مرشدِ یگانہ، پیر طریقت رہبر شریعت حضور قبلۂ عالم سلطان ابن سلطان، حضرت سلطان فیاض الحسن سروری قادری صاحب (زید مجدہٗ)

زیب سجادہ حضرت سخی سلطان باہو ضلع جھنگ

Marfat.com

تقریظ اوّل

حضرت علامہ مولانا حافظ تنویر احمد قادری وٹالوی

خطیب: آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف گجرات

مصنف: کتب کثیرہ و مترجم تفسیر ابن عباس

اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور ہمارے فاضل دوست حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی مدظلہ کو یہ تصنیف لطیف جس کا نام انہوں نے تقاضۂ عشقِ رسول رکھا' تحریر کرنے کی توفیق بخشی۔ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو دل باغ باغ ہوگیا' کیونکہ مولانا موصوف نے جس موضوع پر قلم کو جنبش دی ہے وہ بڑا ہی پیارہ ہے یہ ایسا موضوع ہے کہ جس کے سبب ہمارے معاشرے کے وہ افراد جو عشق مصطفیٰ سے دلوں کا خالی کیے ہوئے ہیں' ان کے دلوں کو منور کرنے والی کتاب ہے۔ میں اللہ عزوجل کی بارگاہ اقدس مین دعا گو ہوں کہ وہ مولانا موصوف کے علم وعمل' سوز وگداز اور قلم وقرطاس میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

عاجز

حافظ محمد تنویر قادری وٹالوی

ڈائریکٹر: تحریک صوت الاسلام پاکستان

۱۹ر جون ۲۰۱۲ء

Marfat.com

تقریظ دوم

حضرت علامہ مولانا قاری اصغر علی مجاہد (آف شکر گڑھ)
مہتمم: جامعہ غوث الاعظم کوٹلی لوہاراں

الحمد للہ تعالی ہمارے بڑے پیارے فاضل دوست جناب حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی زید مجدہٗ بڑے ملنسار اور باخلاق شخصیت کے مالک ہیں۔ میں تو مولانا موصوف کو فقط بڑا اچھا اور زبردست خطیب سمجھتا رہا کیونکہ مولانا موصوف اور میں شہر سیالکوٹ میں ہونے والی محافل میلاد مصطفیٰ، محافل معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یوم صدیق اکبرؓ شب برأت، لیلۃ القدر جیسی تقریبات میں اکٹھے تقریریں وخطبات کرتے رہے، مگر کچھ عرصے کے بعد پتہ چلا کہ مولانا موصوف بڑے زبردست خطیب ہونے کے ساتھ مصنف بھی ہیں۔ یہ مجھے اس وقت پتہ چلا کہ جب حضرت علامہ میرے پاس اس کتاب تقاضۂ عشق رسول کو لے کر آئے تو میں نے اس کی تصنیف کو پڑھا۔ اسے عشقِ رسول سے لبریز اور مزین پایا، میں آخر میں حضرت کے لیے دعا کرتا ہوں کہ رب ذوالجلال ان کے علم، عمر، خطابت اور تحریر میں دن گیارہویں رات بارھویں ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

العبد العاجز

قاری اصغر علی مجاہد

مہتمم: دارالعلوم جامعہ غوث الاعظم، کوٹلی لوہاراں

۱۷ر جون ۲۰۱۲ء

Marfat.com

تقریظ سوم

زبدۃ المشائخ ملت علامہ صاحبزادہ پیر سلطان فیاض الحسن صاحب

سروری قادری زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت سخی سلطان باہو ضلع جھنگ

چیئرمین حضرت سلطان باہو ٹرسٹ، صدر مشائخ کونسل پاکستان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ

یہ نبی مومنوں کی جانوں کے مالک ہیں اور نبی پاک کی ازواج مؤمنوں کی مائیں ہیں۔

انسان کی فطرت کی محبت پر پیدا ہوتا ہے اور فطرت کا سب سے بڑا حسن اسلام ہے۔ اسلام کا نور، نورِ نبوت و رسالت کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ آج کے دور میں معاشرے کی اصلاح کے لیے، انفرادی اور اجتماعی زندگی کو تبدیلی کرنے کے لیے محبت رسول پر ایک خوبصورت عمارت تعمیر ہو سکتی ہے۔ تعمیر انسانیت ہو یا تعمیر شخصیت ہو انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک عظیم لائحہ عمل بھی ہے اور ایک عظیم طریقہ کار بھی ہے۔ ایک عظیم منزل بھی ہے اس منزل کا تعین خود پروردگار نے ہمارے لیے کیا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

ترجمہ: تم فرماؤ اگر اللہ سے محبت چاہتے ہو پہلے میری اتباع کرو۔

Marfat.com

تو اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو سفر محبت شروع کرنا چاہتے ہیں وہ ذات رسول سے شروع ہوتا ہے اور یہ اپنے کمال کو پہنچتا ہے تو عشق رسول بھی اپنے کمال کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ سلطان العارفین کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ آپ نے جب طالب حق کو طلب مولیٰ کی بات کی تو اس کا نقطۂ انتہا یہ تھا کہ میں تجھے مجلسِ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دوں تو دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجلسِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی دراصل اللہ تک پہنچنے کی بنیاد ہے۔

میں بہت مبارک باد دیتا ہوں حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی سلطانی سروری قادری کو کہ انہوں نے ایک انتہائی حساس موضوع پر اپنے قلم کو استعمال کیا ہے جبکہ ناموسِ رسالت کے غدار دندناتے پھر رہے ہیں' ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ایسی ہی مجاہدانہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

اللہ پاک آپ کے تمام معاونین کو اور آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جزاکم اللہ خیر

سلطان فیاض الحسن سروری قادری

Marfat.com

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں بہت سارے احباب نے کسی نہ کسی طرح اپنی محبتوں سے نوازا ان سب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

خصوصاً اپنے والدین کا جن کی دعاؤں کی وجہ سے میں اس قابل ہوا۔

اور پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ پیر سیّد ثمر عباس شاہ صاحب بخاری قادری زیب سجادہ آستانہ عالیہ کری شریف گجرات جن کی پُر خلوص دعائیں قدم قدم پہ میرے ساتھ رہیں اور برادر طریقت حافظ ظفر اقبال صاحب نگران حضرت سلطان باہو ٹرسٹ (ڈویژن) گوجرانوالہ اور جگر گوشۂ سلطان الواعظین حضرت علامہ صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ جمیل صاحب ایم اے گولڈ میڈلسٹ اور شیخ الحدیث علامہ حافظ غلام حیدر خادمی صاحب اور استاذی حضرت علامہ حافظ نیاز احمد الازہری پرنسپل دار العلوم تاجدار مدینہ سیالکوٹ اور جانشین حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ حافظ محمد حامد رضا صاحب' مہتمم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ اور فخر القراء قاری عنایت اللہ قادری صاحب' سیالکوٹ اور برادر طریقت مخلص دوست حضرت علامہ قاری اصغر علی مجاہد صاحب' مہتمم جامعہ غوث الاعظم کوٹلی لوہاراں اور برادر اصغر حضرت علامہ قاری محمد ریاض صدیقی صاحب خطیب اعظم ماچھی کھوکھر سیالکوٹ اور برادر محترم علامہ قاری محمد اعظم چشتی صاحب' خطیب اعظم گوندل اور مولانا محمد ارشد قادری صاحب مروال شریف اور صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیقی سلّمہٗ اور اس کتاب میں اگر اپنے دوست مصنف کتب کثیرہ عالمِ باعمل حضرت علامہ محمد اقبال عطاری صاحب جنہوں نے ہر موڑ پر رہنمائی فرمائی کا ذکر نہ کرنا بھی بخل ہوگا۔ اور آخر میں خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا معروف سماجی شخصیت جناب میاں افتخار حنیف صاحب صدر آرائیں انٹرنیشنل یوتھ فورم پاکستان آف آڈھا سیالکوٹ اور معروف خطیب پیکرِ خلوص ومحبت حضرت علامہ قاری فیض احمد فیض صاحب خطیب اعظم آڈھا جنہوں نے اس کتاب کے سلسلہ میں خصوصی تعاون فرمایا۔

Marfat.com

(۱) محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) والدین رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) اہل بیت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۴) اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۵) سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: (اے محبوب) آپ فرمایئے اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

اس کتاب کے 5 باب ہیں۔

Marfat.com

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ○ (متفق علیہ)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

معلوم یہ ہوا کہ محبت رسول کے بغیر بندہ مومن نہیں بن سکتا۔ بندہ نمازی ہو حاجی ہو، عالم ہو، فاضل ہو، دانشور ہو، مصنف ہو، نمازی ہو، جو کچھ بھی ہو محبت رسول نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

محمد کی غلامی دینِ حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جسم انسانی میں ہاتھ پیر آنکھ کان کو ہم جسم کہتے ہیں اور اس کے اندر ایک روح موجود ہے یعنی انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔ جسم اور روح۔

اسی طرح عبادت کے دو حصے ہیں۔ ایک جسم دوسرا روح۔

نماز، روزہ، تلاوت، حج، جہاد، زکوۃ وغیرہ یہ ساری چیزیں عبادت کا جسم ہیں۔ ان کے اندر ایک روح ہے۔ عبادت کی روح محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جس طرح روح کے بغیر جسم کام نہیں کرتا۔ اسی طرح محبت رسول کے بغیر عبادت

Marfat.com

کام نہیں کرتی۔ دیکھو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں۔فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ) مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو۔عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے بڑھ کر مجھے آپ سے محبت ہے۔فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ) ابھی تمہارا ایمان نامکمل ہے۔

کیونکہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ

(بخاری شریف کتاب الایمان)

ترجمہ: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

اگر صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایمان محبت رسول کے بغیر کامل نہیں ہوتا تو پھر ہمارا ایمان بغیر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کامل ہوسکتا ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔آقا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی۔فرمایا تو نے کون سا عمل ہے۔عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تو کسی چیز پر مان نہیں بس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت پر بھروسہ ہے۔ارشاد فرمایا

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهٗ

جو جس سے محبت کرے گا قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ہر عمل سے زیادہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناز تھا۔اس بات کی تو گواہی غیروں نے بھی دی ہے۔

بخاری شریف میں عروہ بن مسعود کی وہ تقریر جو انہوں نے حالت کفر میں قریش مکہ کے سامنے کی کچھ اس طرح سے ہے۔

اے قوم! خدا کی قسم، بے شک میں نے قیصر و کسریٰ، نجاشی اور بڑے بڑے دربار

Marfat.com

دیکھے ہیں۔

خدا کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے اور کھنگار پھینکتے ہیں تو وہ ان کے اصحاب میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہوتا ہے، جس کو وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے ہیں اور جب وہ ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ سب کے سب تعمیل کے لئے دوڑتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے یوں گر پڑتے ہیں کہ گویا ابھی لڑ پڑیں گے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو سب کے سب خاموش ہو جاتے ہیں اور تعظیماً ان کی طرف نظر تک نہیں اٹھاتے۔ (بخاری)

یہ تو ایک جھلک ہے صحابہ کی محبت کی وہ مستانہ وار اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے۔ صحابہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز یوں نظر آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف لاتے ہیں اور منبر رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں وہ جگہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی تھی وہاں اپنے ہاتھ مل کر اپنے منہ پر پھیر لیتے ہیں۔ (شفا شریف 217)

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما

اے طبیب جملہ علت ہائے ما

صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز سے محبت کی ہر حکم کی اتباع کی۔ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کا طریقہ ہمیں بتایا ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے محبت ضروری ہے اور محبوب کی پسند ہی اپنی پسند ہونی چاہئے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ید اللہ والا پیارا پیارا ہاتھ پھیرا جن بالوں کو دست مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چھو لیا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے ساری عمر وہ بال نہ کٹوائے، وہ بال اتنے دراز تھے کہ جب آپ بیٹھتے وہ

Marfat.com

زمین کو چھونے لگتے کسی نے کہا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ان بالوں کو کٹواتے کیوں نہیں۔

جواب دیا۔

لَمْ اَکُنْ بِالَّذِیْ اَحْلِقُهَا وَقَدْ مَسَّهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) بِيَدِهٖ (شفاء شریف 217)

میں ان بالوں کو ہرگز نہ منڈواؤں گا کیونکہ ان پر حضور علیہ السلام کا ہاتھ مبارک لگا ہوا ہے۔

یہ ہے صحابہ کرام کا وہ جذبہ جس کی وجہ سے وہ دونوں جہان میں کامیاب ہیں۔
صحابہ کرام کو نبی پاک علیہ السلام کی ہر ہر ادا پیاری تھی۔ اسی لئے حضرت حسان ابن ثابت یوں کہتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جیسا حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ آپ جیسا حسین تو کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے۔

ایسا لگتا ہے کہ آپ کو اللہ نے آپ کی چاہت کے مطابق بنایا ہے۔

کیونکہ!

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو جو کہیں یہ وہ آفتاب نہیں

حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے چاندنی رات میں حضور علیہ السلام کو سرخ جبہ زیب تن کئے دیکھا۔ (ایک نظر چاند کو دیکھتا) ایک نظر حضور علیہ

111686

Marfat.com

السلام کو دیکھتا (میں نے فیصلہ کیا) کہ میرے نزدیک حضور علیہ السلام چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ (شمائل ترمذی ص2)

عاشقوں کے امام حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانِ آکھاں کے جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
سبحان اللہ ما اجملک
ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

اور حسانِ پاکستان اعظم چشتی یوں کہتا ہے۔

سانوں دسیا عشق دے مفتی نے
جیہڑا مڑ مڑ اے فرماؤندا
اعظم جتھے دل لگ جاوے
اوتھے عیب نظر نئیں آوندا

مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار حضور علیہ السلام نے جبرائیل سے فرمایا کہ اپنا سارا حسن دکھاؤ جبرئیل امین نے اپنے چھ سو پر کھول دیئے تو ہر طرف حسن کے

Marfat.com

جلوے بکھر گئے پھر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی اپنا حسن جو بشریت کے پردوں میں چھپا رکھا ہے دکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل تو میرا حسن نہیں دیکھ سکتا۔ مولانا روم کہتے ہیں اگر حضور ایک پردے کو ہٹا دیتے تو جبرئیل قیامت تک بے ہوش ہو جاتے۔ کیونکہ

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تیری تصویر لئے پھرتے ہیں

بقول شاعر

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

محبت کی جو تصویر صحابہ کرام کی زندگیوں میں نظر آئی ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے کر فرماتے ہیں۔ اے پتھر میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ چومتا گر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے نہ چوما ہوتا۔

خلیفہ اول محسن امت راز دار رسول صاحب غار و مزار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ سے گزرے تو آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور سر جھکا کر وہاں سے گزر گئے۔ ساتھیوں نے عرض کیا حضور آپ نے اس مقام پر اپنا سر کیوں جھکایا؟

ارشاد فرمایا یارو! میں ایک دن اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں سے گزرا تھا۔ اس مقام پر ایک درخت تھا جس کی شاخیں جھکی ہوئی تھیں۔ (اس وجہ سے) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تھوڑا سا جھک کے گزرے تھے۔ ساتھیوں نے

Marfat.com

عرض کیا حضور اب اس جگہ نہ درخت ہے نہ اس کی شاخیں پھر آپ کیوں جھکے۔

فرمایا ساتھیو! ہمیں درخت اور اس کی شاخوں سے غرض نہیں! ہمیں تو بس اتنا پتہ ہے کہ یہاں سے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جھک کے گزرے تھے ہم بھی جھک کے گزر گئے۔

ایہہ پرانیاں رسماں یار دیاں
اسی گل نال لائے بیٹھے آں

محبت کرنے والوں کو انعام یوں ملتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ

جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ کملی والے سے محبت ہی اصل ایمان ہے ان کی محبت کے بغیر ایمان کا تصور ہی نہیں۔ سارا جہان بنایا گیا انہی کے لئے یہ عالم سجایا گیا انہی کے لئے یہ دن اور رات انہی کے طفیل ہیں۔ جہان کی رنگینیاں انہی سے قائم کلیوں کی مسکان انہی سے پھولوں کی مہک انہی سے چمن کی بہاریں انہی سے سورج کی روشنی اور چاند کی ضیا۔ تاروں کا جھلملانا گلشن کا حسن بلبل کا ترنم چڑیوں کا چہچہانا انہی سے حق تو یہ کہ ساری کائنات صدقہ ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا جہان فانی ہے آؤ ذرا فانی سے گزر کر لافانی کی بات کریں تو سنو! اگر میرا کملی والا نہ ہوتا تو رب کا رب ہونا بھی ظاہر نہ ہوتا۔

حدیث قدسی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ رَبُوْبِيَّةً

(اے پیارے) اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

پتہ یہ چلا کہ باعث تخلیق کائنات آپ کی ذات ہے۔ پھر کیوں نہ کہیں۔

Marfat.com

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی

محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اہمیت نہ دینے والے ذرا غور کریں حضور کے غلاموں کی محبت بھی قیامت والے دن کام آئے گی۔

حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر و مرشد سے سنا کہ قیامت کے دن گدڑی پوشوں کو بلایا جائے گا اور اُن پر یہی گدڑی کا لباس ہوگا اور ایک ایک گدڑی میں لاکھوں طنابیں ہوں گی۔ مریدین ایک ایک طناب پکڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اتنی طاقت عطا فرمائے گا کہ ایک ایک بزرگ لاکھوں مریدوں کو کھینچ کر پل صراط سے پار کر دیں گے اور ان کو جنت میں چھوڑ کر پھر واپس آ جائیں گے اور اعلان کریں گے۔ مریدین تو چلے گئے اب وہ آؤ جنہوں نے دنیا میں ہماری مخالفت نہیں کی پھر لاکھوں کو لے جائیں گے۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے
کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سرکار کا عالم کیا ہوگا

غلاموں کی حالت یہ ہے تو سرکار کا اپنا کیا عالم ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ قیامت کو بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام آئے گی۔ آپ سے بغض و حسد رکھنے والے قیامت والے دن بھی ذلیل و خوار ہوں گے اور جو محبت رکھنے والے ہیں۔ ان کی نگاہیں آپ کی

Marfat.com

طرف ہی لگی ہوں گی۔

بقول شاعر

گناہ گار جو محشر میں فریاد کریں گے
آیا ہوں میں آیا ہوں سرکار کہیں گے
سرسجدے میں ہو گا کھل جائیں گی زلفیں
امت کی بخشش کا اصرار کریں گے

اور رب فرمائے گا۔

یہ قہر و غضب میرا تیرے دشمن کے لئے ہے
تیرے چاہنے والوں سے تو ہم پیار کریں گے

اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد
تماشا تو دیکھو جہنم کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد

نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی امت سے بہت زیادہ محبت ہے تبھی ہر وقت اپنی امت کے غم میں رہتے ہیں۔ دنیا میں تشریف لائے تب بھی لبوں پہ جاری تھا رب ھب لی امتی اور جب سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہری حیات مبارکہ سے پردہ فرمائے۔ اس وقت بھی اپنی امت کو یاد رکھا۔

حضرت قثم بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصال ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبر منور تیار کی گئی جن لوگوں نے آپ کے جسم مطہر و منور کو آپ کی لحد انور میں رکھا سب سے آخر میں آپ کی قبر مطہر سے باہر نکلا۔ جب باقی ساتھی باہر نکل چکے تو میں نے ارادہ کیا کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی زیارت کرلوں جب میں نے کفن مبارک اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لب حرکت کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے کان قریب کئے تو اس وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں پہ جاری تھا۔

رَبِّ اُمَّتِیْ رَبِّ اُمَّتِیْ

اے میرے رب میری امت اے میرے رب میری امت

(مدارج النبوت، تذکرۃ الانبیاء)

امتی امتی لب پہ جاری رہا
امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یاد رکھیں گے۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہو مگر آپ کو اپنی امت کی فکر! قیامت کے دن امت کو یاد رکھنا، آپ ہی کی شان ہے ورنہ کوئی کسی کو کب یاد کرے گا۔ قیامت کا نقشہ قرآن نے یوں بیان کیا۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ○

سورہ عبس پارہ نمبر 30

ترجمہ: ''اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے۔''

دوسری جگہ پہ یوں فرمایا گیا۔

یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ○

(سورہ انفطار پارہ 30)

ترجمہ: جس روز کسی کے لئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا اور سارا حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا۔

ایسے منظر میں شفاعت کرنے والے نبی پاک ہوں گے۔ خود نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ (ترمذی)

میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔فخر یہ نہیں کہتا۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن
خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آ جائیں گے
تو قیامت کا نقشہ بدل جائے گا

آقا کریم کو اپنی امت سے اتنی محبت ہے تو چاہئے کہ امت بھی اپنے پیارے نبی سے والہانہ محبت کرے کیونکہ ہمارا حق بنتا ہے ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا سے پیار کریں۔ ہمارے آقا سے تو آپ کے اعلان نبوت سے بھی پہلے بڑے بڑے راہب آپ کی محبت کا دم بھرتے رہے جس کی مثال دیکھنے میں آتی ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پچیس سال کی عمر شریف میں حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا تو آپ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام میں بسلسلہ تجارت تشریف لے گئے۔قصبہ بصریٰ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے جو نسطورا راہب کے نزدیک تھا، ٹھہرے۔نسطورا میسرہ رضی اللہ عنہ کو پہچانتا تھا۔ان سے پوچھنے لگا: یہ کون ہیں جو اس درخت کے نیچے ٹھہرے ہوئے ہیں۔نسطورا کو حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔یہ شرفائے قریش اور سادات بنی ہاشم میں سے ہیں۔ نسطورا کہنے لگا سچ تو یہ ہے کہ اس درخت کے نیچے سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہیں ٹھہرا ہوا۔ پھر پوچھا کیا ان کی آنکھ میں سرخی ہے جو کسی درد کی وجہ سے نہیں اور ہمیشہ رہتی ہے۔میسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہے۔نسطورا راہب نے قسم کھائی کہ وہ پیغمبر آخر الزماں ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔کاش میں ان کی بعثت کے وقت زندہ ہو کر ملت اسلام میں داخل ہو کر

Marfat.com

ان کی متابعت کرتا۔ (شواہد النبوۃ از علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ اکبر اپنے تو اپنے بیگانے بھی جن کی محبت کا دم بھرتے ہیں وہ محبوب کتنے پیارے ہوں گے۔ ان کا مقام کتنا ارفع و اعلیٰ ہوگا۔

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سیرت رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں انیس الطالبین کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

صوفیاء کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نبوت کے سب سے نزدیک مقام و مرتبہ صدیقیت ہے اور سلطان العارفین ابو یزید بسطامی قدس سرہ کا قول ہے کہ صدیقوں کے مقام کی نہایت نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے اور ان کے کلمات قدسیہ میں سے ہے کہ عام مومنین کے مقام کی غائت اولیاء کے مقام کی ابتداء ہے اور اولیاء کے مقام کی غائت شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے اور شہیدوں کے مقام کی غائت صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے اور صدیقوں کے مقام کی غائت نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور نبیوں کے مقام کی غائت رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے اور رسولوں کے مقام کی غائت اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے اور اولوالعزم کے مقام کی غائت حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقام کی ابتدا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقام کی کوئی انتہا نہیں اور حق تعالیٰ کے سوا کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم مقام کی انتہا نہیں جانتا (سیرت رسول عربی ص 426، 427)

حضرت شیخ سعدی شیرازی نے بات ہی ختم کردی۔ آپ فرماتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: اے صاحب جمال اے سید البشر آپ کے روشن چہرے سے چاند روشن ہے۔ آپ کی تعریف کما حقہ ممکن ہی نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ خدا کے بعد

Marfat.com

آپ ہی بزرگ ترین ذات ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاداری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

محبت رسول کی چند جھلکیاں پیش کرنے کے بعد اب ہم محبت رسول کے تقاضوں کی طرف چلیں گے جن میں سب سے پہلے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین کا تذکرہ اس کے بعد اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس کے بعد صحابہ کرام (رضوان علیہم اجمعین) کا ذکر اور آخر میں سنت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالہ سے تحریر آپ کے سامنے ہوگی۔

ہر گل میں تبسم ہے نمایاں ان کا
ہر چیز میں جلوہ ہے فروزاں ان کا
کیا لکھے کوئی وصف محمد صائم
جب آپ ثناء خوان ہے یزداں ان کا
(صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

والدینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

کائنات میں سب سے خوش بخت جوڑا جن کے ملاپ سے بے سہاروں کو سہارا ملا بے ہدائتوں کو ہدائت ملی، یتیموں کو سایہ ملا، بیواؤں کو آسرا ملا، کلیوں کو تبسم ملا، پھول کو مہک ملی، سورج کو روشنی ملی، چاند کو چاندی ملی، ستاروں کو نور ملا، دریاؤں کو روانی ملی کائنات کو مسکرانا آیا، غلاموں کو آقا ملا، ولیوں کو رہبر ملا، نبیوں کو امام ملا، حلیمہ کو دُرِ یتیم ملا، امت کو غم خوار ملا، گرے ہوؤں کو اٹھانے والا تاجدار ملا، محبوبوں کو محبّ ملا، محبوں کو محبوب ملا، قافلہ کو سالار ملا ہم سب کو رب کا یار ملا۔

اسی خوش نصیب جوڑے میں سے اک کا اسم گرامی محسن امت مخدوم امت والد رسول حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے اور دوسرا نام مخدومہ کائنات مخدومہ دارین حضرت سیدہ آمنہ خاتون (رضی اللہ عنہا) ہے۔

والدین رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیں جن کو اللہ نے کائنات کا سب سے افضل بیٹا عطاء فرمایا ہوان والدین کی شان کیا ہوگی۔

ستم ظریفی تو دیکھو! آج نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلمہ پڑھنے والے آپ کی امت کہلانے والے ہی آپ کے والدین کریمین کے ایمان میں شک کر رہے ہیں اور طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ کوئی (نعوذ باللہ) حاکم بدھن، والدین کریمین کو کافر و مشرک اور جہنمی کہتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتا۔ کبھی اسلام کے دعویدار نبی پاک کی پیاری امی جان سیدہ آمنہ خاتون (سلام اللہ علیہا) کی قبر مطہر و منور کو مسمار کر کے اپنی دنیا و آخرت خراب کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اے محبت رسول کا دم بھرنے والو! اگر حضور پاک سے سچی محبت ہے تو پھر نبی پاک کے والدین کا ادب واحترام کرنا پڑے گا ورنہ اپنے ایمان کی خیر مناؤ! اللہ کریم نے قرآن پاک میں پہلے ہی فرمادیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ (احزاب آیت 57 پارہ 22)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (القرآن)

آپ خود اندازہ فرمائیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ ان لوگوں کا ایمان سلامت کیسے رہ سکتا ہے۔

حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا محترم حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو جس بندے نے شہید کیا اس کا نام وحشی ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر وحشی ایمان لا کر صحابی رسول بن گیا۔ صحابہ کرام کے لئے حضور کا ارشاد پاک ہے۔ اصحابی کا النجوم، میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ایسے خوش نصیب گروہ میں داخل ہونے کے باوجود نبی اکرم نے فرمایا اے وحشی رضی اللہ عنہ میرے سامنے نہ آیا کرو تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے عم محترم کی یاد آتی ہے اور مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ وحشی رضی اللہ عنہ تو کلمہ پڑھ کر اب سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن چکے ہیں مگر حضور کے سامنے آنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اے والدین مصطفیٰ کو گالیاں دینے والو کس منہ سے قبر و حشر میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے جاؤ گے۔

وہ منظر بھی یاد کرو جب دشمن رسول کی بیٹی جس کی مذمت میں قرآن کی سورت نازل ہوئی اس دشمن ابولہب کی بیٹی کلمہ پڑھ کر غلامی رسول کی رسی گلے میں ڈالتی ہے۔ عورتیں دیکھ کر چہ مگوئیاں کرتی ہیں کہ یہ دشمن رسول ابولہب کی بیٹی ہے۔ بات بھی ٹھیک تھی

Marfat.com

لیکن جب ابولہب کی بیٹی رسول کریم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں شکایت کرتی ہے تو حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے لوگو! مجھے میرے خاندان کے بارے میں تکلیف نہ دو!

(ذخائرِ محمدیہ از ڈاکٹر محمد علوی المالکی)

حضرت امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَالنَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرَ اُمِّهٖ
فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)
اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِّیْ
وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ
فَزُوْرُو الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ

(مسلم شریف کتاب الجنائز)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کو گئے تو وہاں جا کر خود بھی روئے اور ارد گرد کے لوگوں کو بھی رُلا دیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کے استغفار کے لئے اپنے رب سے اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہ دی گئی پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت لی تو مجھے اجازت دیدی گئی۔ پس اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔ (مسلم شریف)

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین مومن تھے ورنہ زیارت کی اجازت نہ ملتی کیونکہ مشرک و کافر کی قبر پہ جانا ممنوع ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

Marfat.com

فٰسِقُوْنَ۝

ترجمہ: اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔ (التوبہ آیت 84)

کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر والدین مصطفیٰ مومن ہوتے تو استغفار سے نہ روکا جاتا جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو استغفار سے اس لئے روکا گیا کیونکہ آپ کے والدین پہلے ہی گناہوں سے محفوظ تھے تو اللہ تعالیٰ نے دعا سے روک کر یہ ثابت کر دیا کہ اے محبوب دعا بخشش کی ان لوگوں کے لئے کی جاتی ہے جو گناہ گار ہوں۔ آپ کے والدین کو ہم نے پہلے ہی بخش دیا ہے۔ آپ کو استغفار کی ضرورت نہیں جیسا کہ قرآن اس بات پہ شاہد ہے۔

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ (سورہ فتح)

ترجمہ: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخشے۔

تو پتہ چلا کہ والدین مصطفیٰ پہلے ہی بخشے ہوئے تھے اس لئے استغفار سے روکا گیا اور یہ ضروری نہیں کہ جس کے لئے استغفار نہ کیا جائے۔ وہ کافر ہی ہو ورنہ یہ لازم آئے گا کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کے لئے بھی جنازہ میں استغفار نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح پیدائشی پاگل یا قبل از بلوغت پاگل ہو جانے والے کے لئے بھی استغفار نہیں تو ان کے کفر کا بھی فتویٰ لگانا پڑے گا۔ بات صرف یہ ہے کہ ہمیں تعصب کی عینک کو اتار کر پھینکنا ہوگا اور خاندان رسالت کی دشمنی کو دل سے نکالنا ہوگا اور والدین رسول کا ادب کرنا ہوگا ورنہ محبت رسول چہ معنی دارد اپنے دلوں کو اگر محبت رسول سے معمور کرنا ہے تو اس کے تقاضوں کو پورا کرنا پڑے گا۔

کیا علاج کیا جائے ان لوگوں کا جن کو زبان مصطفیٰ پر بھی اعتبار نہیں۔ دلائل النبوت میں یہ روایت ہے کہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) لَمْ

Marfat.com

يَلْتَقِ اَبَوَایَ فِیْ سَفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِیْ مِنْ اَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ اِلٰی اَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا كُنْتُ فِیْ خَيْرِهِمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والدین کبھی زنا پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا جو صاف اور مہذب تھے اور جب بھی دو شاخیں ملیں تو میں ان میں سے افضل اور بہتر شاخ میں تھا۔

(دلائل النبوت لابی نعیم الاصبہانی)

یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں کہ میں پاکیزہ پشتوں پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوا۔ اب تو کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ مِنْهُ

ترجمہ: روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ سے رسول اللہ نے فرمایا میں ہر زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے بہترین لوگوں میں مبعوث کیا گیا ہوں۔ حتیٰ کہ اس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے جس میں میں ہوں۔ (الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ للبخاری)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے آباؤ اجداد کو بہترین فرما رہے ہیں اور بغیر ایمان کے کوئی زمانے میں بہترین کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ کریم نے قرآن پاک میں فرمایا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (القرآن سورہ توبہ)

Marfat.com

ترجمہ: بے شک مشرک پلید ہیں۔

کافرومشرک تو پلید ہیں یہ زمانے کے بہترین لوگ کیسے ہو سکتے ہیں۔ بہترین لوگ تو وہ ہیں جو صاحب ایمان اور موحد مومن ہیں۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

خَیْرُکُمْ نَفْسًا وَ خَیْرُکُمْ اَبًا

میں تم میں بہترین ہوں۔ میرے آباؤ اجداد تمہارے آباؤ اجداد سے بہتر ہیں۔

ان تمام تر دلائل کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین سیدین طاہرین طیبین پکے سچے مسلمان موحد مؤمن تھے۔ والدین مصطفیٰ کے بارے میں تین قول ہیں۔

نمبر 1۔ ایک قول یہ ہے کہ کفر پہ زندہ رہے کفر پہ موت آئی۔ (نعوذ باللہ)

نمبر 2۔ کفر پہ زندہ رہے نبی پاک کی دعا سے زندہ ہوئے۔ ایمان لائے اب مومن ہیں۔

نمبر 3۔ والدین مصطفیٰ اعلیٰ درجے کے مومن تھے۔ درجہ صحابیت کے لئے زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔

نمبر 1

جو لوگ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین کو (نعوذ باللہ) کافر سمجھتے ہیں وہ یہ دلائل پیش کرتے ہیں۔

نمبر (۱) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر منور ومطہر پر حاضری دی۔ خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا اور فرمایا:

''میں نے اپنی ماں کے لئے استغفار کی اجازت مانگی۔ مجھے اجازت نہ ملی زیارتِ قبر کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی۔''

اس حدیث کو لے کر کچھ لوگ نبی پاک کی والدہ ماجدہ کا کفر ثابت کرنے کی کوشش

Marfat.com

کرتے ہیں۔

پچھلے صفحات پر اس حوالہ سے گفتگو ہو چکی ہے۔ یہاں صرف یہ عرض ہے کہ اگر حضور کی امی جان مومنہ نہ ہوتیں تو زیارت کی اجازت کیوں ملتی کسی مشرک و کافر کی قبر پہ جانا جائز نہیں ہے۔

نمبر (۲) دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ حضرت انس راوی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی حضور میرا باپ کہاں ہے۔ فرمایا آگ میں جب وہ واپس جانے لگا تو حضور نے فرمایا:

"اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ"

بے شک میرا اب اور تیرا اب آگ میں ہے۔

عربی زبان میں اب چچا کے لئے کبھی تایا کے لئے کبھی دادا کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی والد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس شخص کی دل جوئی کے لئے فرمایا۔

تیرا باپ اور میرا چچا دونوں جہنم میں ہیں۔

ثابت یہ ہوا کہ پہلا اور دوسرا قول بالکل باطل ہے۔

نمبر (۳) تیسرا قول بالکل حق پر مبنی ہے۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔

پچھلے صفحات پر کچھ تفصیل گزر چکی ہے۔ مزید عرض ہے کہ والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں (علماء کے تین مسلک ہیں)

جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسالک الحنفاء میں ذکر فرمایا۔

"مسلک اول"

رسول اکرم کے والدین کریمین حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعلان نبوت سے پہلے وصال فرما گئے تھے اور ان کو دعوت ہی نہ پہنچی اور دعوت سے پہلے کسی قسم کا عذاب نہیں ہے کیونکہ اللہ کریم کا ارشاد گرامی ہے!

Marfat.com

"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا"

ترجمہ: اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک ہم رسول مبعوث نہ فرمالیں۔

"مسلک ثانی"

"اِنَّهُمَا لَمْ يَثْبُتْ عَنْهُمَا شِرْكٌ بَلْ كَانَا عَلَى الْحَنِفِيَّةِ دِيْنِ جَدِّهِمَا اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: رسول رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین سے شرک ثابت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے جد امجد سیدنا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر تھے۔

"مسلک ثالث"

"اِنَّ اللّٰهَ اَحْيَا لَهٗ اَبَوَيْهِ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ"

بے شک اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت وکرامت کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین کو زندہ فرمایا اور وہ دونوں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئے۔

تمام تر بحث سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ومحترم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کریمین پکے جنتی ہیں اور وہ زمانہ فترت میں دنیا سے پردہ فرما گئے۔

زمانہ فترت سے مراد! وہ زمانہ ہے جس میں سابقہ انبیاء کرام کی تعلیمات مفقود ہو چکی ہوں۔ اور کوئی بھی نبی اپنی تعلیمات کے ساتھ موجود نہ ہو۔

"اہل فترت تین قسم کے لوگ ہیں"

"قسم اوّل"

(جو موحد ہیں)

قسم ثانی (کافر ومشرک ہیں)

Marfat.com

قسم ثالث (جو نہ موحد ہیں نہ کافر بلکہ غافل ہیں)

قسم اوّل کے لگ جنتی ہیں قسم ثانی والے دوزخی ہیں اور قسم ثالث والے لوگوں سے قیامت والے دن امتحان لیا جائے گا۔ کامیابی پر جنت ناکامی پر دوزخ دی جائے گی۔

"قسم اوّل کے جنتی ہونے کی دلیل"

(۱) امام حاکم اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَآئِشَةَ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا) اَنَّ النَّبِیَّ (صلی الله علیه وسلم) قَالَ لَا تَسُبُّوْا وَرَقَةَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ لَهٗ جَنَّةً اَوْ جَنَّتَیْنِ

ترجمہ: ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ورقہ بن نوفل کو برامت کہو میں نے اس کے لئے ایک جنت یا دو جنتیں دیکھی ہیں۔

(۲) عَنْ غَالِبِ بْنِ اَبْجَرَ قَالَ: ذَکَرْتُ قَیْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ (صلی الله علیه وسلم) فَقَالَ النَّبِیُّ (صلی الله علیه وسلم) رَحِمَ اللهُ قَیْسًا رَحِمَ اللهُ قَیْسًا، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ تُرْحَمُ عَلٰی قَیْسٍ؟ قَالَ نَعَمْ اَنَّهٗ کَانَ عَلٰی دِیْنِ اَبِیْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ ......

ترجمہ: امام طبرانی اپنی سند کے ساتھ حضرت غالب ابن ابجر سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیس پر رحم کرے اللہ قیس پر رحم کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا قیس پر رحم کیا جائے گا؟ فرمایا ہاں کیونکہ وہ میرے باپ اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے دین پر تھا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

Marfat.com

"قسم ثانی کے جہنمی ہونے کی دلیل"

کفار و مشرکین کے جہنمی ہونے میں قطعی طور پر کوئی شک و شبہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے عذابِ دوزخ میں گرفتار رہیں گے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ"

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس بات کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ هُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ (البقرہ)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے۔ ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ تو ان سے عذاب ہلکا ہوگا نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

"قسم ثالث کے لوگ"

عن ابی هریرة قال اذا کان یوم القیامة جمع الله تبارک و تعالیٰ نسم الذین ماتو فی الفترة والمصوه والامم والابکم والشیوخ الذین جاء الاسلام خرفو ثم ارسل رسولا ان ادخلو النار فیقولون کیف ولم یا تنا رسول وایم الله لو دخلوها لکانت علیهم بردا وسلاما ثم یرسل الیهم فیطیعه من کان یرید ان یطیعه قبل قال ابو هریرة اقروا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

Marfat.com

ترجمہ: (امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری اپنی سند کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اہل فترت کو، کم عقل اور بہرے، گونگے اور بوڑھے لوگوں کو جمع فرمائے گا کہ جنہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا پھر ان کی طرف ایک رسول بھیجے گا جو ان سے کہے گا کہ دوزخ میں داخل ہو جاؤ وہ کہیں گے کیوں؟ ہمارے پاس تو کوئی رسول نہ آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر وہ اس میں داخل ہو جائے تو وہ (آگ) ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کی طرف ایک رسول بھیجے گا ہم جس کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے گا وہ اس رسول کی اطاعت کرے گا پھر حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو" وما لنا معذبین حتی نبعث رسولا" (اور ہم عذاب نہیں کرتے جب تک رسول نہ بھیجیں)

تمام تر بحث سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ نبی پاک کے والدین کریمین پکے موحد و مومن اور پکے جنتی ہیں اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ لوگوں کی مائیں تو جنت میں جائیں اور باعث تخلیق کائنات امام الانبیاء رحمۃ العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ جنت میں نہ جائیں اور وہ مچھلی تو جنت میں جائے جس کے پیٹ میں حضرت یونس رہے، لیکن وہ ماں جس کے پیٹ میں خدا کا لاڈلا حبیب نو ماہ رہا۔ اس ماں کی عظمت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

بقول شاعر

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہ
نور ہے آپ کا سیدہ آمنہ
ساری توحید ہے تیری آغوش میں
مومنہ مسلمہ سیدہ آمنہ

Marfat.com

اے عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والو! ذرا سوچو تو سہی یہ کہاں کی محبت کیسا عشق کیسا پیار ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں شک کرنا اور دلوں میں وسوسے لانا، اے دعویٰ کرنے والو! عاشق لوگ تو محبوب کی گلی کے کتوں سے بھی پیار کرتے ہیں۔

نجدیو! محبوب کا تھا حق یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

علماء تو فرماتے ہیں۔

جو جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ملی ہوئی ہے وہ کائنات کی ہر جگہ سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ، کرسی اور عرش الٰہی پر بھی فضیلت رکھتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم للنووی)

جسم مبارک سے لگنے والی مٹی کا یہ مرتبہ ہے تو جس بطن مبارک سے آپ کا تعلق ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ ہے وہ ماں کیا اتنا بھی درجہ نہیں رکھتیں کہ جنت میں جائیں۔

ہوں درود تجھ پر بھی آمنہ
تیرے چاند پر بھی سلام ہو
تیری گود کتنی عظیم ہے
ملا جس کو ماہِ تمام ہے

اللہ اکبر! والدین مصطفیٰ کے مزاروں کا صدیوں بعد بھی محفوظ و مشہور ہونا بھی ان کے ایمان کی گواہی دیتا ہے مگر کیا کریں۔

''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے''

غیر اگر طعنہ کریں تو اتنا دکھ نہیں ہوتا۔ دکھ تو اس وقت ہوتا جب کلمہ پڑھنے والے غلامی کا دعویٰ کرنے والے حرمت رسول کی بات کرنے والے، والدین مصطفیٰ کو گالیاں دیں۔ ان کے مزار کو شہید کرنے کی کوشش کریں، کیا ایسے لوگوں کو شرم نہیں آتی؟ کیا وہ یہ

Marfat.com

بات بھول چکے ہیں۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

مسجد نبوی کی توسیع کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا جسد اطہر آپ کی قبر مبارک سے 14 سو سال بعد بالکل تروتازہ صحیح سلامت نکلا اور سات صحابہ کرام کے جسم بھی بالکل تروتازہ تھے جن کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

(بحوالہ نوائے وقت بروز ہفتہ 21 جنوری 1978) (روزنامہ جنگ کراچی 21 جنوری 1978)

14 سو سال کے بعد بھی جسم مبارک تروتازہ رہنا جسے کراچی کے کچھ احباب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس سے بڑا اور ثبوت کیا ہوسکتا ہے۔

طوفان نوح لانے سے اے آنکھ فائدہ
ایک اشک ہی کافی ہے اگر کچھ اثر کرے

آج ہم رو رو کے کہتے ہیں کہ

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے پیارے آقا کو کم وبیش 75 مرتبہ جاگتی آنکھوں سے دیکھا۔ کسی کو پتہ ہے کہ یہ مرتبہ ان کو کیسے ملا۔ موصوف نے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے بارے میں 6 رسالے تحریر فرمائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر بار بار اپنا والضحیٰ مکھڑا دکھایا۔

آج ضرورت اسی چیز کی ہے کہ ہم اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں تو ہمیں آپ کے والدین کریمین کے بارے میں بھی محتاط رہنا ہوگا۔ ہمیں ان کا ادب واحترام کرنا پڑے گا اور خاندانِ رسالت سے دشمنی کو ختم کرنا ہوگا اور یہ ایمان اور

Marfat.com

عقیدہ رکھنا ہوگا۔

قاسم رشد و ہدیٰ ہیں والدین مصطفیٰ
پیکر صدق و صفا ہیں والدین مصطفیٰ

باپ ہیں اللہ کے بندے ماں امانتدار ہیں
متقین و حق نما ہیں والدین مصطفیٰ

پشت بھی پاکیزہ تھی اور رحم بھی پاکیزہ تر
حامل نورِ خدا ہیں والدین مصطفیٰ

کم نہیں ختم الرسل کی والدین کا شرف
فخر کرنے میں بجا ہیں والدین مصطفیٰ

دہر میں یوں تو کروڑوں اور بھی ماں باپ ہیں
والدین مصطفیٰ ہیں والدین مصطفیٰ

ان کا رُتبہ ان کے بیٹے مصطفیٰ سے پوچھئے
کب ہمیں معلوم کیا ہیں والدین مصطفیٰ

ان کے ہاں فیضان کھولی مصطفیٰ نے چشم نور
راستی کا سلسلہ ہیں والدین مصطفیٰ

اللہ کریم والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات مزید بلند فرمائے۔آمین

محبت اہل بیت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور نبی اکرم تاجدار کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے بلکہ محبت رسول کا حصہ محبت اہل بیت ہے۔تمام امت کو چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کرے۔

Marfat.com

آج کئی لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ کے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کر رہے ہیں اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال رہے ہیں اور کئی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو برا بھلا کہہ کے اپنا ایمان خراب کر رہے ہیں۔ جب کہ محبت رسول کا دم بھرنے والا ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔

سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے کہ اہل بیت ہیں کون؟

قرآن پاک میں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ (الاحزاب پارہ 22)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے۔

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کی شرح لکھتے ہوئے مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور خاتون جنت، حضرت علی اور حسنین کریمین ہیں۔

علامہ خازن رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین صدیقہ بنت صدیق سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

ایک روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔

فَاَتَتْ فَاطِمَۃُ فَاَدْخَلَھَا فِیْہِ
ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ
ثُمَّ جَاءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَہٗ
ثُمَّ جَاءَ الْحُسَیْنُ فَاَدْخَلَہٗ

ترجمہ: پس حضرت فاطمہ تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر حضرت مولا علی شیر خدا تشریف لائے ان کو

Marfat.com

بھی چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت حسن آئے ان کو چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر حضرت حسین آئے ان کو بھی چادر میں داخل فرمالیا اور یہ آیۃ مقدسہ تلاوت فرمائی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ .... (تفسیر خازن)

جب حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عیسائی وفود سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں گفتگو فرمائی تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○

ترجمہ: بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ کے نزدیک حضرت ادم جیسی ہے جن کو اللہ نے مٹی سے پیدا فرمایا پھر فرمایا ہو جا وہ ہو گئے۔

عیسائیوں نے جب سنا تو انکار کر دیا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ

(اے محبوب) فرمادو! آؤ ہم اپنے اور تمہارے بیٹوں کو بلائیں۔

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ○ (پارہ نمبر 3 آل عمران)

اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلائیں اور اپنی جانوں اور تمہاری جانوں کو بلائیں پھر مباہلہ کریں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شان وشوکت سے تشریف لائے کہ گود میں حضرت حسین دائیں طرف انگلی پکڑے حضرت حسن پیچھے بی بی فاطمہ اس سے پیچھے حضرت علی اور زبان سے فرماتے جاتے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلِ بَیْتِیْ

اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

عیسائیوں نے جب یہ نورانی منظر دیکھا تو پکار اٹھے کہ ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ

Marfat.com

ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضور فرماتے ہیں اگر عیسائی مباہلہ کرتے تو ان کی شکلیں بدل جاتیں ان کے جنگل جل جاتے۔ نجران کے چرند و پرند نیست و نابود ہو جاتے۔ (روح البیان)

اس واقعہ سے ایک خاص گروہ لوگوں میں یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ نبی پاک کی ایک ہی بیٹی ہے اگر زیادہ بیٹیاں ہوتیں تو مباہلہ میں ضرور شریک ہوتیں۔ یہ جاہلانہ چال ہے کوئی بھی صاحب علم اس طرح کی لغو بات نہیں کر سکتا۔ تھوڑا سا علم رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ نبی پاک کی صاحبزادیاں واقعہ مباہلہ سے پہلے سوائے حضرت خاتون جنت کے وفات پا چکی تھیں۔ چنانچہ حضرت رقیہ کا وصال 2 ہجری میں حضرت زینب کا وصال 8 ہجری میں، حضرت ام کلثوم کا وصال 9 ہجری میں ہوا اور مباہلہ 10 ہجری کا واقعہ ہے۔

Marfat.com

حضور کی چار بیٹیاں

یہ بات قرآن پاک سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں ایک سے زیادہ تھیں جیسا کہ قرآن پاک کے بائیسویں پارے کی سورہ احزاب میں اللہ کریم فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ (الاحزاب آیت 59)

اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

قرآن کی اس مبارک آیت میں اللہ کریم نے بنت نہیں بلکہ بنات فرمایا۔ بنات، بنت کی جمع ہے اور عربی میں جمع کا لفظ کم از کم تین پہ بولا جاتا ہے تو پتہ چلا کہ نبی پاک کی صاحبزادیاں چار ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ جو لوگ ایک بیٹی کو ہی تسلیم کرتے ہیں ان کے اپنے علماء کی کتابیں بھی اس بات کی شاہد ہیں کہ نبی پاک کی بیٹیاں چار ہیں۔

مثلاً: اصولی کافی، حیات القلوب، نہج البلاغہ، تحفۃ العوام وغیرہ

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ: معتبر اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول خدا کی اولاد جو حضرت خدیجہ کے شکم سے ہوئی طاہر اور قاسم اور فاطمہ اور ام کلثوم، رقیہ، زینت تھیں۔ (حیات القلوب ج ۲ ص 446)

شیخ ابی جعفر محمد بن یعقوب لکھتا ہے:

آپ نے خدیجہ سے نکاح کیا جب بیس اور چند سال کے تھے بس مبعوث ہونے سے پہلے ان کے بطن سے قاسم، رقیہ، زینت اور ام کلثوم پیدا ہوئیں اور مبعوث ہونے

Marfat.com

کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہ کا تولد ہوا۔ (اصول کافی ص 278)

تحفۃ العوام میں یوں لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّہُ بِنْتِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کَلْثُوْمِ بِنْتِ نَبِیِّکَ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے درود ہوں رقیہ بنت نبی اور ام کلثوم بنت نبی پر۔

(تحفۃ العوام ص 154 ج نمبر 1)

ان روایتوں سے ثابت ہو گیا کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 صاحبزادیاں ہیں اور چاروں حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بطن سے ہیں۔ اب مختصر سا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا۔

نمبر ا: حضرت سیدہ زینب بنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادیوں میں سب سے بڑی ہیں۔ بعثت سے دس سال قبل پیدا ہوئیں۔ ان کا نکاح ان کے خالہ زاد ابوالعاص بن الربیع سے ہوا۔

ابو العاص بن الربیع نے 7ھ میں مدینہ پاک میں اپنے ایمان کا اظہار کیا مگر مسلمان تو آپ تقریباً ایک سال پہلے مکہ میں ہو چکے تھے۔ حضرت زینب کی اولاد میں ایک بیٹا علی نام کا اور ایک بیٹی امامہ تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں ایک دن کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ جس میں ایک قیمتی ہار تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا یہ کیسا ہے؟ سب نے عرض کیا کہ اس سے خوبصورت ہار ہمارے دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہار میں اپنے محبوب ترین اہل کو دوں گا۔ ازواج مطہرات سمجھیں کہ عائشہ کو ملے گا۔ مگر حضور نے امامہ کو بلا کر اپنے دست مبارک سے وہ ہار امامہ کے گلے میں ڈال دیا۔ حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ میرے بعد امامہ سے نکاح کر لینا۔ وصیت کے مطابق حضرت علی نے امامہ سے نکاح کر لیا تھا۔ امامہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا محمد اوسط پیدا ہوا۔ حضرت سیدہ زینت بنت رسول کا وصال

Marfat.com

8ھ میں ہوا۔ نبی پاک کو زینب کے وصال کی خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ آپ نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو بیری کے پتے ڈال کر غسل دیا جائے۔ حکم کے مطابق حضرت سودہ بنت زمعہ، حضرت ام ایمن، حضرت ام عطیہ انصاریہ نے امام الانبیاء کی لخت جگر کو غسل دیا۔

غسل کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند مبارک کفن کے لئے عطا فرمایا پھر جنازہ پڑھا گیا اور جنت البقیع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آپ کو قبر میں اتارا۔

نمبر۲۔ حضرت سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سیدہ (رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) حضرت زینت رضی اللہ عنہا سے تین سال چھوٹی ہیں۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعلان نبوت سے قبل ان کا نکاح عتبہ بن ابولہب سے ہوا۔ جب سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب نازل ہوئی تو باپ کے کہنے پر عتبہ نے حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ مکہ مکرمہ میں یہ بات مشہور ہو گئی۔

''سب سے اچھا جوڑا سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان کا ہے۔''

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو ہجرتیں فرمائیں۔ ایک حبشہ کی طرف دوسری حبشہ سے مدینہ منورہ کی طرف، ان کی شان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد خدا کی طرف ہجرت کی۔

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان کے ایک صاحبزادے بھی پیدا ہوئے جن کا اسم گرامی حضرت عبداللہ ہے۔ حضرت عبداللہ اپنی والدہ کے انتقال کے دو سال بعد تک زندہ رہے۔ بالآخر چھ سال کی عمر مبارک میں وصال فرمایا۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بوقت وصال اکیس سال تھی۔

Marfat.com

نمبر۳۔ حضرت سیدہ اُمّ کلثوم بنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم تھیں جو عتبہ بن ابولہب کے نکاح میں تھیں۔ عتبہ نے جب ام کلثوم کو طلاق دی ساتھ ہی اس بدبخت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدکلامی کی اور آپ کی قمیض مبارک کو چاک کر دیا اور جاتے جاتے اس بدبخت نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوک دیا۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مطہر سے جو الفاظ نکلے وہ یوں تھے۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِنْ کَلَابِکَ (مدارج النبوت)

ترجمہ: اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے۔

جو لفظ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زباں سے نکلے وہ کیسے رد ہو سکتے تھے جس زبان کے بارے میں خود اللہ پاک یہ اعلان کر رہا ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (کنز الایمان)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبانِ مطہرہ کے لئے فرماتے ہیں۔

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا خَرَجَ مِنِّیْ اِلَّا الْحَق۔

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میری زبان سے کبھی کوئی بات حق کے سوا نہیں نکلی۔ (ضیاء القرآن سورۂ نجم)

امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس وقت حضور علیہ السلام نے عتبہ کو بددعا دی۔ اس وقت ابو طالب بھی وہاں

Marfat.com

موجود تھے۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ تجھے کون سی چیز اس دعا سے بچائے گی۔ کچھ عرصہ بعد عتبہ ملعون تجارت کے لئے ملک شام کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں ایک ایسی جگہ پڑاؤ کیا گیا جہاں درندے تھے۔ ابولہب نے قافلہ والوں سے کہا آج رات تم ہماری مدد کرو کیونکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعا سے ڈرتا ہوں۔ سارا سامانِ تجارت اکٹھا کر کے عتبہ کو اس کے اوپر سلایا اور چاروں طرف قافلہ والے گھیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ اللہ پاک نے سب پر نیند مسلط کر دی۔ ایک شیر آیا جس نے سب کے منہ سونگھے کسی کو کچھ نہ کہا۔ عتبہ کو اس شیر نے ایسا پنجہ مارا کہ اس کو چیر پھاڑ دیا۔ (شواہد النبوۃ)

حضور علیہ السلام نے سیدہ رقیہ کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم کا نکاح 3 ہجری میں حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا اور فرمایا یہ جبریل کھڑے مجھے خبر دے رہے ہیں کہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا جائے۔

۳ھ کو جب حضرت عثمان کا نکاح سیدہ ام کلثوم سے ہوا تو ان کو ذوالنورین کا خطاب ملا۔ یعنی دو نوروں والا۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

عثمان وہ ہیں جن کو ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے ذوالنورین کے نام سے یاد کرتے ہیں کیونکہ ان کے ہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دو صاحبزادیاں ہیں۔ (مدارج النبوت)

سیدہ ام کلثوم کا انتقال ۹ھ میں ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سیدہ ام کلثوم کے انتقال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری اور صاحبزادیاں بھی ہوتیں میں یکے بعد دیگرے عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

نمبر ۴۔ حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

Marfat.com

حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چوتھی صاحبزادی سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بہت پیار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں جاتے تو سب سے اخیر میں خاتونِ جنت سے ملاقات فرماتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت خاتون جنت سے ملاقات فرماتے۔

سیدہ کی ولادت باسعادت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 35 سال تھی۔ (الاصابہ ج4 ص365)

ایک قول کے مطابق آپ کی پیدائش بعثت نبوی کے بعد ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 41 سال تھی۔

لیکن پہلا قول معتبر ہے۔

نکاح:

خاتونِ جنت کا نکاح حضرت مولا علی کے ساتھ حضر 2 ہجری میں ہوا اور رخصتی ذوالحج 2 ہجری میں ہوئی جب حضرت خاتون جنت کی عمر مبارک 19 سال اور حضرت مولا علی کی عمر مبارک بوقت نکاح 24 برس تھی۔ (زرقانی ج2 ص3)

حق مہر

سیدہ کا حق مہر چار سو مثقال چاندی مقرر ہوا اور حضرت علی نے نکاح کے فوراً بعد سجدۂ شکر ادا کیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ وعلی کو ایک خوبصورت دعا کا تحفہ دیا۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ فِيْ نَسْلِهِمَا

اے اللہ! ان میں برکت فرما۔ ان پر برکت فرما اور ان کی نسل میں برکت فرما۔

سیدہ کے حق مہر کے حوالہ سے ایک خوبصورت روایت حضور سلطان الواعظین ابوالنور مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سچی حکایات میں جامع المعجزات

Marfat.com

کے حوالے سے نقل فرمائی ہے۔

جب سیدہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ فلاں جگہ پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا ہے وہ میرے کفن میں رکھ دینا اور اسے پڑھنا نہیں۔

حضرت علی نے فرمایا میں رسول اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں مجھے بتا دو کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

حضرت فاطمہ نے فرمایا جب میرا آپ سے نکاح ہونے لگا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا فاطمہ! میں علی سے چار سو مثقال چاندی کے مہر پر تمہارا نکاح کرنے لگا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علی مجھے منظور ہے لیکن اتنا مہر مجھے منظور نہیں۔ اتنے میں حضرت جبریل امین نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں جنت اور اس کی نعمتیں فاطمہ کا مہر مقرر کرتا ہوں۔ حضور نے مجھے خبر دی میں راضی نہ ہوئی۔ حضور نے فرمایا پھر تم خود بتاؤ کہ مہر کیا ہو۔ میں نے عرض کیا آپ ہر وقت اپنی امت کے غم میں رہتے ہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ کی امت کی بخشش میرا حق مہر مقرر ہو چنانچہ جبریل واپس گئے اور پھر یہ کاغذ کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوئے جس میں لکھا تھا۔

جَعَلْتَ شَفَاعَةُ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) صَدَاقُ فَاطِمَةُ

(میں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش فاطمہ کا مہر مقرر کیا)

(جامع المعجزات مصری)

جہیز

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا
سن لو ان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
ایک چادر سترہ پیوند کی
مصطفیٰ نے اپنی دختر کو یہ دی

Marfat.com

ایک تو شک جس کا چمڑے کا غلاف
ایک تکیہ ایک ایسا ہی لحاف
جس کے اندر اون نہ ریشم روئی
بلکہ اس میں چھال خرمے کی بھری
ایک چکی پیسنے کے واسطے
ایک مشکیزہ بھی پانی کے لئے
ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں
نقرئ کنگن ئ جوڑی ہاتھ میں
اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا
ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا
شہزادی سید کونین کی
بے سواری ہی علی کے گھر گئی
صاحب لولاک پر لاکھوں سلام
اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام

(از مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

فضائل

سیدہ عائشہ صدیقہ سے عرض کیا گیا اے مومنوں کی ماں رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسب سے زیادہ محبت کس سے تھی۔

جواب دیا

قَالَتْ فَاطِمَةُ

فرمایا: فاطمہ سے

Marfat.com

پوچھا گیا مردوں میں کس سے محبت تھی۔

قَالَتْ زَوْجُهَا

فرمایا فاطمہ کے شوہر سے (یعنی علی سے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

(بخاری شریف)

صواعق محرقہ میں حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے۔

قیامت کے دن اللہ کے عرش سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا۔

يَا اَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رُءُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ

ترجمہ: اے محشر والو! اپنے سر جھکا لو اور اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔

پس حضرت فاطمہ ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔

سیدہ کے فضائل بے شمار ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اپنی بات اس پہ ختم کرتا ہوں۔

صادقہ ' صالحہ راضیہ ' زاکیہ
صاف دل نیک خو پارسا شاکرہ
عابدہ ' زاہد ' ساجدہ ' ذاکرہ
سیدہ ' زاہرہ ' طیبہ ' طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اصحابِ رسول (ﷺ)

حضور نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جانثار آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے نبیوں کے بعد ساری کائنات میں افضل جماعت پاکیزہ اور مطہر ہستیاں جن کو اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبارک نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

کئی لوگ اہل بیت اطہار سے دشمنی کر کے اپنا ایمان خراب کر رہے ہیں اور کئی لوگ صحابہ کرام سے دشمنی کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ مگر

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

آقائے نامدار جناب محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب سے بھی محبت کی جائے۔

حضور فرماتے ہیں:

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوۃ شریف)

حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے پیارے صحابہ کے لئے بار بار تاکید فرمائی اور ان کی شانیں بیان فرمائیں اور اپنے صحابہ کو جنت کی بشارتیں عطا فرمائیں۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ

Marfat.com

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی عزت کرو اس لئے کہ وہ تم سے افضل ہیں۔ (نسائی۔ مشکوۃ)

صحابہ کرام کی عظمت کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو اس روایت کو دیکھیں۔

حضرت جابر سے روایت ہے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ وَرَاٰی مَنْ رَّاٰنِیْ

ترجمہ: اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

اللہ اکبر صحابہ کو دیکھنے والے کو آگ نہیں چھو سکتی۔ جب ان کو دیکھنے والے کا یہ مقام ہے نبی پاک کے صحابہ کی شان کیا ہو گی۔

حضور پرنور فرماتے ہیں۔

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے جو ان سے بغض کرتا ہے میرے بغض کی وجہ سے بغض کرتا ہے۔ جس نے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ اللہ اس پر پکڑ فرمائے۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

جن لوگوں کی زبانیں حضور کے صحابہ کے بارے میں زہر اگلنے کی عادی ہو چکی ہیں وہ اس حدیث کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ صحابہ کی دشمنی اصل میں حضور کی دشمنی ہے اور صحابہ سے محبت حضور سے محبت۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللهِ عَلٰی شَرِّكُمْ

(ترمذی۔ مشکوۃ)

Marfat.com

ترجمہ: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کو گالی دیتے ہیں تم کہو کہ تمہارے اس بدفعل پر اللہ کی لعنت ہو۔

اندازہ کریں کتنی سختی فرمائی جارہی ہے صحابہ کے دشمنوں پر جو لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت والے ہیں وہ کبھی بھی صحابہ کے بارے میں برا سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ جن کو شانیں اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دے رہا ہے ان کا مرتبہ کسی کے کم کرنے سے کم نہیں ہوسکتا۔ حضور نے تو صحابہ کو جنت کے ٹکٹ دیئے ہیں۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف راوی ہیں کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: ابوبکر جنتی ہے۔ عمر جنتی ہے۔ عثمان جنتی ہے۔ علی جنتی ہے۔ طلحہ جنتی ہے۔ زبیر جنتی ہے۔ عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے۔ سعد بن ابی وقاص جنتی ہے۔ سعید بن زید جنتی ہے۔ ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

تمام صحابہ عادل ہیں عزت وعظمت کے حامل ہیں۔ انبیاء کے بعد سب سے پاکیزہ جماعت حضور کے صحابہ کی جماعت ہے جو دیدارِ مصطفیٰ سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ والضحیٰ چہرہ اور واللیل زلفیں والفجر پیشانی کی زیارت کرتے ہیں۔

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکر و عمر، عثمان و علی
ان جگ مگ جگ مگ تاروں میں مہتاب کا عالم کیا ہوگا

Marfat.com

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ حال ہیں خدمت گاروں کے سردار کا عالم کیا ہوگا

یوں تو ہر صحابی شانوں والے ہیں مگر جماعت صحابہ میں جو شان خلفاء راشدین کے حصے میں آئی وہ کسی اور کو نصیب نہ ہو سکی۔ اب اختصار کے ساتھ خلفاء راشدین کا ذکر کرتے ہیں۔

خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہیں اور بے شمار فضائل کے حامل ہیں۔

ابن عمر راوی ہیں حضور نے فرمایا:

قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمایا تو میرا غار میں ساتھی ہے اور تو حوضِ کوثر پر بھی میرا ساتھی ہے۔ (مشکوۃ۔ ترمذی)

حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ (حضرت علی) سے سوال کیا کہ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے۔ حضرت علی نے فرمایا ابوبکر، میں نے کہا ان کے بعد فرمایا عمر اور میں ڈرا کہ کہیں گے عثمان، میں نے کہا پھر آپ افضل ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا میں نہیں مگر ایک مسلمانوں میں سے مرد۔ (بخاری۔ مشکوۃ)

آپ کا نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی عبداللہ ہے اور ابوبکر آپ کی کنیت ہے اور صدیق وعتیق آپ کے لقب ہیں۔ والد کا نام عثمان ہے۔ کنیت ابوقحافہ ہے۔ ماں کا نام سلمٰی ہے کنیت ام الخیر ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شجرہ نسب سے مل جاتا ہے۔ آپ واقعہ فیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد مکہ شریف میں پیدا

Marfat.com

ہوئے۔

ایک ایسے پاکیزہ انسان تھے کہ دورِ جاہلیت میں بھی آپ نے کبھی وہ کام نہیں کیا جو بعد میں شرمندگی کا سبب بنتا۔

ایک دفعہ لوگوں نے بھرے مجمع میں سوال کیا کہ کیا آپ نے کبھی شراب پی؟ آپ نے فرمایا خدا کی پناہ میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ جب حضور تک یہ بات پہنچی تو حضور نے دوبارہ فرمایا ابوبکر نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت انس سے روایت ہے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ شُکْرُهٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ اُمَّتِیْ

ترجمہ: حضرت ابوبکر کی محبت اور ان کا شکر ادا کرنا میری ساری امت پر واجب ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت انس راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اور پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد پہاڑ ہلنے لگا آپ نے اس پر پاؤں مارا اور فرمایا۔

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَ شَهِیْدَانِ

ترجمہ: اے احد ٹھہر جا تجھ پر اللہ کا نبی ہے صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

(بخاری شریف)

اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جن کو صدیق کہا اور عمر و عثمان کو شہید فرما کر اپنے علم غیب کا بھی اظہار فرما دیا اک اور مقام پر تاجدار صداقت کی امامت و خلافت پر تصدیق کی مہریں لگائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ راوی ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔

اس قوم کے لائق نہیں کہ جن میں ابوبکر ہو اور ابوبکر کے سوا کوئی امامت کرے۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اسی لئے تو بابِ مدینۃ العلم حضرت مولا علی مشکل کشا (کرم اللہ وجہہ) نے جب

Marfat.com

حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) کا جنازہ تیار ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق سے کہا سیدہ کا جنازہ آپ پڑھائیں۔

سیدہ کا جنازہ حضرت علی کے کہنے پر حضرت ابوبکر صدیق نے پڑھایا۔

(الریاض النضرہ)

جو سنگت تاجدار صداقت کو حضور سے نصیب ہوئی وہ کسی اور کے حصہ میں نہ آ سکی۔ آپ حضور کے بچپن کے ساتھی جوانی کے ساتھی سفر و حضر میں حضور کی سنگت نصیب ہوئی بلکہ یوں کہو کہ آپ بازار میں ساتھ غار میں بھی ساتھ اور مزار میں بھی ساتھ بلکہ حضور نے مزید کرم فرمایا۔

حضرت ابن عمر کہتے ہیں ایک دن حضور مسجد میں داخل ہوئے۔ ابوبکر اور عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ دونوں ساتھیوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا۔

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

حضرت انس کہتے ہیں جب حضور مسجد میں تشریف لاتے کوئی اپنا سر نہ اٹھاتا سوائے ابوبکر اور عمر کے یہ دونوں حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور ان کو دیکھ کر مسکراتے۔

(مشکوۃ)

آج کئی لوگ تاجدارِ صداقت کی خلافت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ غور کریں کہ حضور کس قدر ابوبکر صدیق پر کرم فرما رہے ہیں اور جن کو عزت اللہ اور اس کا رسول عطا فرمائے۔ ان کی شان کسی کے گھٹانے سے کم نہیں ہو سکتی۔

حضرت حذیفہ راوی ہیں حضور نے فرمایا

فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ

ترجمہ: میرے بعد ان دو شخصوں کی یعنی ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔

(مشکوۃ۔ ترمذی)

Marfat.com

حضرت مولا علی راوی ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا

اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔

ترجمہ: ابوبکر اور عمر جنت میں بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے جو پہلوں اور پچھلوں میں سے ہیں۔ سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

(ابن ماجہ۔ ترمذی۔ طبرانی)

حضرت علی تو ابوبکر صدیق کی شانیں بیان کر رہے ہیں اور بعض لوگ من گھڑت کہانیاں سنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے اور کہتے ہیں حضرت علی نے ابوبکر کی بیعت نہیں کی نہ نماز میں اقتدا کی حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

حضرت علی ابوبکر صدیق کے مخلص ساتھی اور مشیر تھے اور نمازیں بھی پابندی سے حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے ہی ادا فرماتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی نے پہلے یا دوسرے دن بیعت کر لی تھی، کیونکہ انہوں نے کسی بھی وقت حضرت ابوبکر کا ساتھ نہیں چھوڑا اور نہ ہی کسی نماز میں غیر حاضر رہے۔

(البدایہ والنہایہ)

حضرت ابوبکر صدیق کو اہل بیت رسول سے قلبی عقیدت و محبت تھی اسی لئے آپ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، مجھے اپنی قرابت داری سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قرابت دار زیادہ محبوب ہیں۔ (بخاری شریف)

اور حضرت علی فرماتے ہیں:

خَیْرُ ھٰذِہٖ لْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ

ترجمہ: اس امت میں نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

Marfat.com

آپ کی شان قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔

(پارہ نمبر 24)

جو سچائی لایا (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور جنہوں نے تصدیق کی (یعنی حضرت ابوبکر صدیق) یہی لوگ متقی ہیں۔ (القرآن)

حضرت علی سے مروی ہے کہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد حضور ہیں اور ''صدق'' سے مراد ابوبکر ہیں اور اسی طرح تفسیر مدارک میں روح البیان میں اور دیگر تفسیروں میں بھی ہے۔

اک اور موقع پر قرآن پاک میں آپ کا ذکر دیکھئے۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

(القرآن)

ترجمہ: جب وہ دونوں (حضور اور ابوبکر صدیق) غار میں تھے۔ جب رسول اپنے یار غار سے فرماتے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ آیت کریمہ تاجدار صداقت کے صحابی ہونے پر نص قطعی ہے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں جو آپ کے صحابی ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے کیونکہ آپ کا صحابی ہونا قرآن سے ثابت ہے۔

آپ کے فضائل تو ختم نہیں ہو سکتے جتنے بیان کرواتنے ہی کم ہیں۔ طوالت کے خوف سے بات آپ کے وصال پر ختم کر رہا ہوں۔

آپ نے 7 جمادی الثانی بروز پیر غسل فرمایا جس سے آپ کو بخار ہو گیا۔ 15 دن بیمار رہنے کے بعد 63 برس کی عمر مبارک میں 2 سال 2 مہینے خلافت فرمانے کے بعد 22 جمادی الثانی 13ھ کو وصال فرمایا۔ غسل اور کفن کے بعد آپ کو اسی چارپائی پر مسجد نبوی میں لے جایا گیا جس پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جسد اطہر رکھ کر قبر انور میں اتارا

Marfat.com

گیا تھا۔

حضرت عمر فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ حضور کی بارگاہ میں حاضر کرنا اور سلام عرض کر کے عرض کرنا حضور یہ ابوبکر حاضر ہے۔ پھر جیسا حکم ہو ویسا کرنا۔

چنانچہ آپ کا جنازہ حجرۂ انور کے سامنے رکھا گیا۔ عرض کیا گیا حضور ابوبکر صدیق حاضر ہے اور حجرۂ انور میں دفن کی اجازت چاہتا ہے۔ حجرۂ انور کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی۔

اُدْخُلو الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبَ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبَ مُشْتَاقٌ

ترجمہ: ''حبیب کو حبیب سے ملا دو کیونکہ حبیب کو حبیب سے ملنے کا اشتیاق ہے۔''

پس آپ کو حضور کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

آج تک حضور کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

تخت سکندری پہ وہ کبھی تھوکتے نہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)

خلیفہ دوم مرادِ رسول حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ پاک نے بے شمار عظمتوں سے نوازا ہے۔ حضور پرنور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اور مولائے کائنات باب مدینۃ العلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ مَا کُنَّا نُبْعِدِ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ

Marfat.com

ترجمہ: ہم یہ بات بعید نہ جانتے کہ سکینہ عمر کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔

(بیہقی فی دلائل النبوۃ۔ مشکوۃ)

اتنی عظمتوں اور شانوں کے حامل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آسمان ہدائت کا ایک تابندہ ستارہ ہیں۔

نام ونسب:

نام عمر کنیت ابو حفص اور لقب فاروق اعظم والد کا نام خطاب اور ماں کا نام حتمہ بنت ہاشم (ایک روایت میں ہشام) ہے۔ واقعہ فیل سے 13 برس بعد پیدا ہوئے اور تقریباً 27 سال کی عمر میں اسلام قبول فرمایا اور دامن محبوب سے وابستہ ہوئے۔

آپ کا قبول اسلام کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے اور اسلام قبول کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کی برکت سے آپ کا دل پھر گیا اور پھرتا بھی کیوں نا۔

حضور کی دعا کے لئے بریلی کے تاجدار الشاہ احمد رضا خاں (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعاء محمد
اجابت کا سہرا عنائت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعاء محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور کی دعا کے خوبصورت الفاظ ابن عباس نے یوں بیان فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ترجمہ: اے اللہ اسلام کو عزت دے ابو جہل بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے۔

(ترمذی۔ مشکوۃ)

بلاشبہ آپ مراد رسول ہیں۔ آپ کے مسلمان ہونے سے مسلمانوں کو ایک طاقت

Marfat.com

مل گئی اور مسلمانوں کا سر بلند ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا اسلام کی فتح تھی۔ ان کی ہجرت نصرت الٰہی تھی اور ان کی خلافت رحمت الٰہی تھی۔ ہم میں سے کسی کی یہ ہمت و طاقت نہیں تھی کہ ہم بیت اللہ شریف کے پاس نماز پڑھ سکیں۔ مگر جب آپ مسلمان ہو گئے تو آپ نے مشرکین سے اس قدر جنگ و جدال کیا کہ انہوں نے عاجز آ کر مسلمانوں کا پیچھا چھوڑ دیا تو ہم بیت اللہ شریف کے پاس اطمینان سے اعلانیہ نماز پڑھنے لگے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس نے سب سے پہلے اپنا اسلام علی الاعلان ظاہر کیا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب ہجرت کی نیت سے نکلے تو آپ نے اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور کمان کندھے پر اور ترکش سے تیر نکال کر ہاتھ میں لیا پھر بیت اللہ شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ وہاں بہت سے اشراف قریش بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اطمینان سے کعبہ کا طواف کیا پھر اطمینان سے مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر اشراف قریش کے پاس آ کر ایک ایک شخص سے الگ الگ فرمایا۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

تمہاری شکل بگڑ جائے

اور تمہارا ناس ہو جائے جو شخص اپنی ماں کو بے اولاد، اپنے بچوں کو یتیم، اپنی بیوی کو بیوہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ میرا راستہ روک لے۔ آپ کے للکارنے کے باوجود کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کوئی آپ کا راستہ روکے۔ (تاریخ الخلفاء)

امام نووی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) تمام غزوات میں شریک ہوئے اور آپ وہ بہادر ہیں کہ غزوہ احد میں جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمانوں

Marfat.com

میں افراتفری پیدا ہوگئی۔ تو اس حالت میں بھی آپ ثابت قدم رہے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضور فرماتے ہیں:

عمر مجھ سے ہے اور میں عمر سے ہوں اور جس جگہ عمر ہوتا ہے حق ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مدارج النبوہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ

ترجمہ: میں دیکھ رہا ہوں جن وانس کے شیاطین کی طرف وہ عمر سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ ترمذی)

ایک اور جگہ پہ فرمایا

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَخَافُ مِنْكَ

ترجمہ: اے عمر شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اور طبرانی اوسط میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

ترجمہ: جس نے عمر سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

اسی لئے حضور کے صحابہ حضرت عمر سے بہت محبت کرتے تھے اور حضرت عمر بھی صحابہ کرام خصوصاً اہل بیت اطہار سے آپ والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اس محبت کا منہ بولتا ثبوت آپ کا مولا علی کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم سے نکاح فرمانا ہے۔

حضرت عمر فاروق نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت مولا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔ سیدہ سے نکاح کا مقصد اہل بیت سے

Marfat.com

نسبت وقرابت کا حصول تھا۔ (الکامل فی التاریخ۔تاریخ الخمیس)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک چادر اکثر پہنا کرتے۔آپ کو عرض کیا گیا کہ آپ اکثر یہی چادر اوڑھتے ہیں؟

فرمایا:

كَسَانِيهِ خَلِيلِىْ وَ صَفِيبِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ......

ترجمہ: یہ میرے خلیل اور مخلص دوست عمر بن خطاب کی نشانی ہے، انہوں نے یہ چادر مجھے پہنائی تھی۔ (ریاض النضرہ)

ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک گلی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حسنین کریمین بھی ساتھ تھے۔ حضرت عمر، حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگے۔ حضرت علی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا علی مجھ سے بڑھ کر رونے کے قابل اور کون ہوسکتا ہے۔ مجھ پر خلافت کا بارگراں ہے۔ پتا نہیں اللہ کے حضور میں کیسا ہوں۔

حضرت علی نے فرمایا ''واللہ آپ تو عدل فرمانے والے ہیں'' پھر حضرت امام حسن نے بھی آپ کی خلافت وعدالت کی تعریف فرمائی پھر حضرت امام حسین نے بھی آپ کے عدل وانصاف کی تعریف فرمائی:

حضرت عمر نے فرمایا:

اے میرے پیارے بھتیجو! تم اس بات کی شہادت دیتے ہو؟ دونوں نے اپنے والد گرامی کی طرف دیکھا تو حضرت علی نے فرمایا:

اِشْهَدَا وَاَنَا مَعَكُمَا شَهِيْدٌ

بیٹو! گواہی دو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ (الریاض النضرہ)

اللہ اکبر! جن کی خلافت وعدالت کی گواہی حضرات حسنین کریمین اور باب مدینۃ العلم دیں اور حسنین کریمین وہ ہیں جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ

ترجمہ: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اور مولا علی (رضی اللہ عنہ) جن کے لئے حضور نے فرمایا۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہے۔

حضرات حسنین کریمین اور حضرت علی سے محبت کا ایک اور انداز دیکھیے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مال تقسیم فرمارہے ہیں اور تقسیم کا آغاز حسن وحسین سے کر رہے ہیں اور شہزادوں کو مال پیش کر رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ نے عرض کیا، ابا جان پہلے مجھے دیں۔ میں زیادہ مستحق ہوں کیونکہ میں خلیفہ کا بیٹا ہوں۔

آپ نے فرمایا بیٹے یہ تو نے کیا کہا؟

"تیرا باپ ان کے باپ جیسا نہیں تیرا نانا ان کے نانا جیسا نہیں، شہزادوں نے یہ گفتگو حضرت علی کو سنادی۔"

حضرت علی نے فرمایا:

جاؤ اور امیر المومنین کو یہ خوش خبری سنادو۔ جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ کے پاس جبریل اللہ کی طرف سے لے کر حاضر ہوئے تھے۔

عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: عمر جنتیوں کا سورج ہے۔

جب خوش خبری آپ کو ملی تو خوش ہو کر فرمایا

ذرا اپنے والد سے لکھوالاؤ۔

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ جب آپ نے یہ حدیث سنی تو صحابہ کرام کو ساتھ لے کر حضرت علی کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا:

Marfat.com

کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''عمر سراج اہل الجنۃ'' حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں، تو حضرت عمر نے کہا کہ مجھے لکھ دو۔

چنانچہ حضرت علی نے یہ تحریر لکھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ هذا ما ضمن علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب عن رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تعالیٰ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: یہ ضمانت نامہ ہے علی بن ابی طالب کی طرف سے عمر بن خطاب کے لئے کہ رسول اللہ نے جبریل سے اور انہوں نے اللہ سے سنا کہ عمر جنتیوں کے سورج ہیں۔

حضرت عمر نے اسے محفوظ کرلیا اور اپنی اولاد کو وصیت فرمائی۔ میری وفات کے بعد تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر حضرت علی کی اس تحریر کو میرے کفن میں رکھ دینا تا کہ اللہ کے حضور یہ ضمانت نامہ لے کر جاؤں۔

چنانچہ آپ کے وصال کے بعد اس وصیت پر عمل کیا گیا۔ (ریاض النضرہ)

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ خلفاء راشدین اور اہل بیت رسول اور تمام صحابہ کرام کا ادب کیا جائے۔ جو لوگ صحابہ کرام کے بارے میں خصوصاً شیخین کریمین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بارے میں بے احتیاط زبان استعمال کرتے ہیں وہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کا یہ فرمان سن لیں۔

لَا يَجْتَمِعُ حُبِّيْ وَ بُغْضُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فِيْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ

ترجمہ: میری محبت کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتا۔ (تاریخ الخلفاء)

یعنی جو علی سے محبت کرے گا وہ ابوبکر اور عمر سے دشمنی نہیں کرسکتا اگر ابوبکر اور عمر سے دشمنی کرے گا تو علی سے محبت نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق کو اللہ نے ایسی جاہ و حشمت سے نوازا تھا کہ ہر چیز آپ کے حکم کی تابع تھی دریا، آگ، پانی بھی آپ کے حکم کے تابع تھے۔

آپ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ اچانک ایک پہاڑ سے بہت تیز آگ نمودار ہوئی جس نے اردگرد کی تمام اشیاء کو جلا کر راکھ کر دیا۔ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے حضرت تمیم داری کو اپنی چادر عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جاؤ میری چادر آگ کے سامنے کر دو۔ تمیم داری آپ کی چادر لے کر آگ کے قریب گئے۔ آگ نے بجھنا اور پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ جہاں سے نکلی تھی وہاں واپس چلی گئی۔ حضرت تمیم داری چادر لے کر غار کے اندر داخل ہوئے آگ بالکل بجھ گئی اور پھر کبھی نہ نکلی۔ (ازالخفاء مقصد)

جب حضرت عمرو بن عاص نے مصر فتح کیا اور وہاں کے گورنر مقرر ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے سنا کہ دریائے نیل خشک ہو گیا ہے۔ لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا کہ کیا ہر سال دریا اسی طرح خشک ہو جاتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں اسی طرح خشک ہو جاتا ہے اور جب یہ دریا خشک ہو جاتا ہے تو ایک قدیم طر۔یقے پر عمل کئے بغیر اس کا پانی نہیں بڑھتا۔ حضرت عمرو بن عاص نے پوچھا وہ پرانا طریقہ کیا ہے۔

لوگوں نے کہا کہ جب 11 تاریخ ہو چاند کی تو ہم ایک کنواری لڑکی کو اس کے والدین کی رضا سے زیورات پہنا کر نئے کپڑے پہنا کر خوب تیار کر کے دریا کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا ہر سال ناحق قتل اسلام کو منظور نہیں۔ یہ تمام لغو باتیں ہیں۔ اسلام ان کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ نے اس قدیم رسم کو ادا کرنے کی اجازت نہ دی جب دریا خشک ہو گیا۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ ساری کھیتی باڑی کا انحصار دریا کے پانی پر تھا۔ حتیٰ کہ لوگ نقل مکانی پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص

Marfat.com

نے سارا واقعہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق کو لکھ بھیجا۔ حضرت امیر المومنین نے جب یہ خط پڑھا تو آپ نے جواب میں لکھا کہ تم نے مصریوں کو بہت اچھا جواب دیا ہے کیونکہ اسلام ایسی لغو باتوں کو مٹانے آیا ہے۔ میرا اس خط میں ایک رقعہ ہے جسے دریائے نیل میں ڈال دینا دریا کے نام جو رقعہ آپ نے تحریر فرمایا اس میں لکھا ہوا تھا کہ

یہ خط اللہ کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام ہے۔ اے دریا اگر تو اللہ کے حکم سے بہتا تھا تو ہم اب بھی اللہ سے تیرا جاری ہونا مانگتے ہیں اور اگر تو خود اپنی مرضی سے بہتا ہے اور اپنی مرضی سے ہی رک جاتا ہے تو پھر ہمیں تیری کوئی پرواہ نہیں اور کوئی ضرورت بھی نہیں۔

حضرت عمرو بن عاص نے اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جب اہل مصر صبح کو بیدار ہوئے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو اس طرح جاری فرما دیا ہے کہ معمول سے بھی 16 گز پانی زیادہ چڑھ گیا ہے۔ اس دن سے اب تک دریائے نیل رواں دواں ہے اور کبھی خشک نہیں ہوا۔ (تاریخ الخلفاء)

ایک مرتبہ مدینۃ الرسول میں زلزلہ آ گیا۔ زمین ہلنے لگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی لیکن زلزلہ نہ رکا۔ آپ نے جلال میں آ کر اپنا درہ زمین پر مارا اور فرمایا تھم جا، کیا عمر تجھ پر عدل نہیں کرتا۔ آپ کا فرمان سنتے ہی زمین تھم گئی۔

(الشامل، حجۃ اللہ)

بالآخر آسمان ہدائت کے منور ستارے 25 لاکھ مربع میل کے فاتح 36 لاکھ مربع میل پر دس سال چھ ماہ حکمرانی کرنے کے بعد آپ کی دعا جو اکثر آپ کے لبوں پر یوں مچل جایا کرتی تھی۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں موت نصیب فرما۔ (تاریخ الخلفاء)

Marfat.com

آپ کی یہ دعا پوری ہوئی موت بھی شہادت کی ملی اور ملی بھی حضور کے شہر مدینہ المنورہ کے اندر۔

آپ 27 ذوالحج بروز بدھ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام 24 ہجری کو وصال فرما گئے۔ حضرت صہیب رومی نے جنازہ پڑھایا اور حضور کے پہلو میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں نہایت ہی باوقار اور حضور کے وفادار صحابی ہیں۔ جو مرتبہ آپ کو ملا وہ کسی اور کے حصہ میں نہ آ سکا۔ حضرت آدم سے حضور تک کسی نبی نے ایک شخص کو اپنی دو بیٹیاں نہیں دیں سوائے عثمان غنی کے جن کو حضور نے یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ پہلے حضرت رقیہ کا نکاح آپ سے فرمایا 2 ہجر میں سیدہ رقیہ کا وصال ہوا بعد میں حضور نے اپنی لخت جگر سیدہ ام کلثوم کا نکاح آپ سے فرما دیا۔ سیدہ ام کلثوم نے 9 ہجری میں وصال فرمایا تو حضور نے فرمایا۔

اگر میری 40 لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے میں ان سب کا نکاح عثمان سے کر دیتا۔ یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ رہتی۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت عثمان کو ذوالنورین اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کے نکاح میں حضور کی دو صاحبزادیاں آئیں۔

بریلی کے تاجدار فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

Marfat.com

نام ونسب:

آپ اسم گرامی عثمان، کنیت ابوعمر اور لقب ذوالنورین ہے۔ والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی بنت کریز۔ واقعہ فیل کے چھ سال بعد پیدا ہوئے۔

فضائل ومحاسن

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عثمان کی سفارش سے ستر ہزار ایسے اشخاص جنت میں داخل ہوں گے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (سفینۃ الاولیاء)

اک اور حدیث پاک میں حضور نے ارشاد فرمایا:

ہر پیغمبر کا ایک دوست ہوتا ہے اور میرے جنت کے رفیق عثمان ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین فرماتی ہیں ایک دن حضور اپنے گھر میں آرام فرما تھے۔ آپ کی پنڈلیاں ننگی تھیں۔ ابوبکر اجازت لے کر آئے پھر عمر فاروق آئے۔ آپ اس حال میں تشریف فرما رہے پھر عثمان آئے۔ حضور نے اپنے کپڑے درست فرمالئے جب یہ تینوں حضرات چلے گئے تو عرض کیا حضور ابوبکر وعمر آئے۔ آپ نے پرواہ نہ کی جب عثمان آئے آپ نے کپڑے درست فرمالئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ترجمہ: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ)

جب غزوہ تبوک کے لئے حضور نے سامان جمع فرمایا تو صحابہ کرام کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جو کوئی عسرہ (تنگی) کے لشکر کے لئے سامان مہیا کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

حضرت عثمان غنی نے ایک ہزار اونٹ بمع ساز وسامان کے حاضر کئے اور ہزار دینار بھی پیش کئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی گود میں دیناروں کو الٹتے پلٹتے اور فرماتے۔

Marfat.com

مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

ترجمہ: یعنی آج کے بعد عثمان کو ان کا کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(مشکوۃ)

حضرت علی فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے کس کا حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا...... ابوبکر کا...... عرض کیا پھر کس کا...... فرمایا عمر کا...... عرض کیا پھر کسی کا، فرمایا تمہارا...... میں نے عرض کیا عثمان کہاں گئے؟ فرمایا، عثمان کے لئے میں نے ایک مرتبہ اللہ سے دعا کی تھی کہ ان کا حساب نہ لیا جائے......

دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عُثْمَانُ رَجُلٌ ذُوْحَيَاءٍ سَأَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يَقِفَ لِلْحِسَابِ فَشَفَّعَنِيْ فِيْهِ

ترجمہ: عثمان صاحب حیاء ہے میں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اسے حساب کے لئے کھڑا نہ ہونا پڑے تو اللہ نے میری سفارش قبول فرمالی۔

(الریاض النضرۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا۔ ایک شخص آیا اور دروازے پہ دستک دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو میں نے دروازہ کھولا۔ وہ ابوبکر صدیق تھے۔ میں نے حضور کے فرمان کے مطابق ان کو جنت کی بشارت دی۔ تو ابوبکر نے اللہ کا شکر ادا فرمایا۔ پھر دروازہ پر دستک ہوئی۔ حضور نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ عمر فاروق تھے۔ حضور کے فرمان کے مطابق میں نے حضرت عمر کو بشارت دی۔ حضرت عمر نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر دروازہ پر دستک ہوئی۔ حضور نے فرمایا دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو بڑی بلا و مصیبت پہنچے گی۔ اس کو میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے حضور کے حکم کے مطابق ان

Marfat.com

کو بشارت دی۔ عثمان نے اللہ کی حمد اور شکر ادا کیا اور کہا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ ہم گھر والے چار دن سے بھوکے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ میرے بعد تمہیں کوئی چیز کھانے کو ملی کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، حضور نے وضو فرمایا گھر سے نکلے اور نماز میں مشغول ہو گئے پھر دعا میں مشغول ہو گئے۔ پچھلے پہر حضرت عثمان تشریف لائے اور حضور کے بارے میں دریافت فرمایا۔ میں نے سارا واقعہ حضرت عثمان کو سنا دیا۔ عثمان حضور کی فاقہ کشی کا حال سن کر تڑپ گئے۔ اسی وقت ہمارے گھر آٹا اور کھجوریں بھیجیں اور فرمایا اسے پکنے میں دیر لگے گی۔ اس لئے انہوں نے پکی ہوئی روٹی اور پکا ہوا گوشت بھیجا۔ اس کے بعد جب حضور تشریف لائے تو میں عثمان کے بھیجے ہوئے کھانے کا ذکر کیا تو حضور مسجد میں تشریف لے گئے اور یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی رَضِیْتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضِ عَنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا تین بار فرمایا۔ (ریاض النضرہ)

حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں ایک بار شدید قحط پڑا۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر سے شکائت کی تو آپ نے فرمایا اللہ ضرور کوئی راستہ عطا کر دے گا۔ عصر کے وقت اطلاع ملی کہ حضرت عثمان کا قافلہ ملک شام سے واپس آ گیا ہے۔ اس قافلہ میں ایک ہزار اونٹ تھے جن پر گندم، زیتون، منقیٰ وغیرہ لادا ہوا تھا۔ تاجروں نے آ کر حضرت عثمان کو چار پانچ گنا منافع کی پیشکش کی مگر آپ نے دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا میرا رب تو دس گنا منافع دیتا ہے۔ میں اپنا سودا اپنے رب سے کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر سارا غلہ لوگوں میں فی سبیل اللہ تقسیم فرما دیا۔ (نور الابصار)

اتنی عظمتوں اور رفعتوں کے حامل حضرت عثمان غنی حضور کے گھرانے سے آپ کے اہل بیت سے اور آپ کے اسوۂ کامل سے بہت پیار کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے اپنے عاشق صادق حضرت عثمان کے لئے فرمایا۔

عُثْمَانُ مَنْ اَشْبَهَ اَصْحَابِیْ خُلُقًا

ترجمہ: عثمان تمام صحابہ میں سے اخلاق میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔

(تاریخ الخلفاء)

حضرت علی سے پوچھا گیا کہ عثمان کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے۔ فرمایا، آسمان والے بھی عثمان کو ذوالنورین کہتے کیونکہ حضور کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں ہیں۔

حضرت عثمان اولادِ علی سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ان کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔

چنانچہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

كَانَ عُثْمَانُ يُكْرِمُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيُحِبُّهُمَا

حضرت عثمان حسنین کریمین کی تکریم فرماتے اور ان سے محبت رکھتے۔

(البدایہ والنہایہ)

جب مسجد نبوی کے لئے حضور نے فرمایا کہ کون ہے جو اسے وسیع کرے اور فلاں فلاں جگہ اس میں شامل کرے۔ حضرت عثمان نے وہ جگہ خرید کر مسجد کو وسیع کیا تو حضرت علی نے اسے دیکھ کر فرمایا عثمان نے کیا خوب کارنامہ انجام دیا ہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے۔

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: جو اللہ کے لئے مسجد تعمیر کرے اللہ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔

(الریاض النضرہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بہت محبت تھی۔ خصوصاً خلفائے ثلاثہ سے یہ محبت کا ہی نتیجہ ہے کہ حضرت علی نے اپنے بچوں کے نام محمد، ابوبکر، عمر اور عثمان رکھے۔ (الکامل فی التاریخ)

اسبابِ شہادت

سیدنا عثمان غنی کی شہادت کا سبب یوں ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح گورنر مصر کے خلاف، مصر کے لوگ اس کے ظلم وستم کی شکایت لے کر آئے۔ آپ نے گورنر کو خط لکھا کہ

Marfat.com

عدل وانصاف کرو اور ظلم سے باز رہو۔ گورنر نے حکم ماننے کی بجائے قاصد کو قتل کر دیا۔ جب کے لوگ زیادہ تنگ ہوئے تو سات سو آدمی مصر سے روانہ ہو کر مسجد نبوی میں پہنچ کر اپنے گورنر کی صحابہ کرام سے شکایت کی۔ پھر حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت عثمان کے پاس حاضر ہو کر گورنر کی معزولی کا مطالبہ کیا اور یہ کہا کہ اگر قاصد کا قتل ثابت ہو جائے تو اس سے قصاص لیا جائے۔

سیدنا عثمان غنی نے فرمایا جسے تم پسند کرتے ہو، میں اسے گورنر بنا دیتا ہوں۔ ان لوگوں نے سیدنا محمد بن ابوبکر کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے محمد بن ابوبکر صدیق کو گورنر بنا کر مصر روانہ کر دیا۔ ان کے ہمراہ مہاجرین وانصار کی بہت سی تعداد کی صورت میں ایک جماعت روانہ ہوئی۔ محمد بن ابوبکر تین دن کی مسافت پر پہنچے تو ایک حبشی غلام کو دیکھا جو اونٹ دوڑاتے ہوئے جا رہا تھا۔ ان لوگوں نے پوچھا تو کون ہے؟ تو کہنے لگا، میں امیر المومنین کا غلام ہوں۔ انہوں نے مجھے مصر کے گورنر کی طرف بھیجا ہے۔ ان لوگوں نے کہا مصر کے گورنر تو محمد بن ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا مجھے ان سے کوئی کام نہیں۔ پھر ان لوگوں نے محمد بن ابوبکر کو غلام کی خبر دی تو آپ نے ایک شخص اس غلام کے پیچھے بھیجا تاکہ اسے پکڑ لائے وہ شخص گیا اور غلام کو پکڑ لایا۔ جب غلام کو محمد بن ابوبکر نے پوچھا تو کس کا غلام ہے۔ وہ کبھی امیر المومنین حضرت عثمان کا نام لیتا اور کبھی مروان کا نام لیتا۔ اس غلام کو مشکوک سمجھ کر اس کی تلاشی لی گئی تو ایک خط اس کے پاس سے نکلا جس میں لکھا تھا۔

گورنر مصر کے پاس محمد بن ابوبکر اور اس کے ساتھی پہنچیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

یہ خط پڑھ کر باہمی مشورہ کر کے سب مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ طیبہ لوٹ کر حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت علی، حضرت سعد کو اور دیگر صحابہ کرام کو جمع کر کے خط پڑھ کر سنایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ خط، غلام اور اونٹ لے کر آئے اور پوچھا، کیا یہ غلام آپ کا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں، پھر پوچھا یہ اونٹ آپ کا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا یہ خط آپ کا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم نہ

Marfat.com

یہ خط میں نے لکھا ہے نہ لکھنے کا حکم دیا اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ اس وقت حضرت علی اور دیگر صحابہ کو معلوم ہو گیا کہ یہ کام مروان کا ہے۔ اب صحابہ کرام نے درخواست کی کہ مروان کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ حضرت عثمان نے دیکھا کہ لوگ مشتعل ہیں، اگر مروان کو ان کے حوالے کیا گیا تو وہ مروان کو قتل کر دیں گے تو آپ نے مروان کو ان کے حوالے نہ کیا۔ یہ لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ اب مصری باغیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عثمان کا گھر اکابر صحابہ سے خالی ہو گیا ہے تو ان باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور پانی بھی بند کر دیا۔ آپ کو پیاس لگی تو آپ نے پوچھا تم میں علی ہیں۔ لوگوں نے بتایا نہیں! آپ نے فرمایا، سعد، طلحہ یا زبیر ہیں۔ بتایا گیا نہیں ہیں۔ فرمایا کوئی شخص علی سے کہے کہ ہمیں پانی پلائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے تین مشکیں پانی کی بھیجیں مگر باغیوں نے آپ تک نہ پہنچنے دیں۔ حضرت علی کو جب علم ہوا کہ یہ لوگ امیر المومنین کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں، تو اپنے دونوں شہزادوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو تلواریں دے کر بھیجا اور تاکید فرمائی کہ امیر المومنین کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو اندر نہ جانے دینا دیگر صحابہ نے بھی اپنے صاحبزادوں کو حضرت عثمان کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ (صواعق محرقہ۔ ریاض النضرہ)

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ میں یوم دار کو حاضر ہوا جس وقت عثمان نے اوپر سے جھانکا۔ اس قوم پر عثمان نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور مدینہ منورہ میں کوئی میٹھا کنواں نہ تھا سوائے رومہ کے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون جو بئر رومہ کو خریدے اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دے۔ اس لئے جنت ہے۔ میں اس کو اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روک رہے ہو۔ یہاں تک کہ میں دریا کے پانی سے پیتا ہوں۔ لوگوں نے کہا:

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ ۔اے اللہ ہاں۔

Marfat.com

پھر حضرت عثمان نے کہا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب مسجد نبوی شریف نمازیوں کے لئے تنگ ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں کی اولاد سے زمین خرید کر ثواب کی نیت سے مسجد کے لئے وقف کر دے گا۔ اس ثواب کے بدلے جو اسے جنت میں ملے گا تو میں نے اسے اپنے خالص مال سے خریدا۔ تم آج مجھے اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو لوگوں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ ۔اے اللہ ہاں۔

حضرت عثمان نے پوچھا میں تمہیں اللہ اور اسلام کے واسطہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان مہیا کیا تھا۔ اپنے خالص مال سے لوگوں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ ۔اے اللہ ہاں۔

حضرت عثمان نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں خدا اور اسلام کے واسطہ سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے تھے پہاڑ پر پہاڑ نے حرکت کی۔ یہاں تک کہ بعض پتھر گر پڑے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو ایڑی مار کر فرمایا

اُسْکُنْ ثَبِیْرَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ

ترجمہ: ثبیر رک جا تجھ پر اللہ کا نبی، صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

اس وقت پہاڑ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر، عمر اور میں (عثمان) کھڑا تھا۔

لوگوں نے کہا

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ ۔یا الٰہی ہاں

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِنِّیْ شَھِیْدٌ ثَلَاثًا ۔

ترجمہ: اللہ اکبر! انہوں نے گواہی دی۔ قسم ہے ربّ کعبہ کی میں شہید ہوں یہ کلمہ تین بار فرمایا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی۔ مشکوٰۃ)

Marfat.com

شہادت:

حضرت عثمان غنی کو بیاسی سال کی عمر میں 18 ذی الحجہ 35 ہجری بروز جمعۃ المبارک شہید کیا گیا۔

ایک بد بخت ازلی سودان بن حمدان نے تلوار کا وار کر کے آپ کو شہید کیا خون کا پہلا قطرہ جو گرا وہ قرآن کے ان لفظوں کو رنگین کر گیا۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حضرت علی کو جب شہادت کی خبر ملی تو آپ کو شدید غم ہوا۔ اسی غم وغصہ کے عالم میں اپنے شہزادوں (حسنین کریمین) کو فرمایا

كَيْفَ قُتِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْتُمَا عَلَى الْبَابِ؟ وَرَفَعَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْحَسَنَ وَ ضَرَبَ صَدْرَ الْحُسَيْنِ

ترجمہ: تمہارے پہرے کے باوجود امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا۔ پھر حضرت علی نے حضرت حسن کو ایک تھپڑ مارا اور حضرت حسین کے سینہ پر ضرب لگائی۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کو خونِ آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا۔ جنت البقیع کے ساتھ ایک جگہ ''حش کوکب'' آپ کی آرام گاہ بنی۔

نمازِ جنازہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام نے پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعم نے پڑھائی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

خلیفہ چہارم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

حضور سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو اللہ پاک نے بڑی رفعتوں سے نوازہ ہے بلاشبہ آپ امام الاتقیاء، فخر الاصفیاء، داماد رسول، سید الاولیاء ہیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(اے علی) تجھے دوست نہیں رکھے گا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مگر منافق۔

(مسلم۔مشکوٰۃ)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:
مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
ترجمہ: جس کا میں مولیٰ (محبوب ومددگار) اس کا علی مولیٰ۔

(مشکوٰۃ۔ترمذی۔کنزالعمال)

نام ونسب:

آپ کا نام علی، لقب حیدر، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ والد کا نام عبدمناف یا عمران کنیت ابوطالب والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد۔

ولادت:

آپ بیت اللہ شریف کے اندر جمعہ کے دن 13 رجب المرجب 30 عام الفیل کو پیدا ہوئے۔

بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ ایمان کا کعبہ

آپ کی جب ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے نومولود کا نام علی رکھا اور اپنا لعاب دہن علی کے منہ میں ڈالا۔ شاعر نے کیا خوب کہا۔

بندہ ہوں میں علی کا مولا میرا علی ہے
والی میرا علی ہے آقا میرا علی ہے
جو پھر گیا علی سے وہ پھر گیا نبی سے
نفس رسولِ اکرم شانِ خدا علی ہے

Marfat.com

ڈوبے جہاز امت یہ کب ہو اس کی ہمت
ہاں ناخدائے امت وہ باخدا علی ہے

(سید علی حسین اشرفی)

فضائل ومحاسن:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ

ترجمہ: بے شک علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔

(مشکوۃ۔ ترمذی)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جب ہجرت فرما کے مدینہ شریف لائے تو آپ نے مہاجرین کو انصار کا بھائی بنا دیا۔ حضرت علی کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ فرمایا علی کیوں روتے ہو۔ عرض کی حضور آپ نے سب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا یہ بات سن کر حضور نے رحمت وشفقت سے فرمایا اے علی۔

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: تو دنیا میں بھی میرا بھائی ہے آخرت میں بھی میرا بھائی ہے۔

(ترمذی۔ مشکوۃ)

حضور نے فرمایا:

اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

ترجمہ: میں حکمت کا گھر ہو علی اس کا دروازہ ہے۔ (مشکوۃ)

اللہ اکبر! کس قدر عزت وشان کے حامل ہیں۔ مولا علی جن کو حکمت کے گھر کا دروازہ کہا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان بیان فرما رہے ہیں اگر ان کی کوئی بے ادبی کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھ لے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) مَنْ

Marfat.com

سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ

ترجمہ: ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔ (احمد۔ مشکوۃ)

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ علی کی دشمنی حضور کی دشمنی ہے۔

ایک موقع پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ گر ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ جب حضرت علی کا ذکر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے۔ حضرت علی نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں حاضر ہوں۔ آپ نے حضرت علی کو قریب بلایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ حضور کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔ آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو!

یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ یہ مہاجر و انصار کے سردار ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں۔ یہ میرے چچا کے بیٹے ہیں۔ یہ میرے داماد ہیں۔ یہ میرا خون ہیں۔ یہ میرا گوشت ہیں۔ یہ حسن و حسین کے باپ ہیں۔ جوانانِ اہل بہشت کے باپ ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس نے میرا غم اپنے ذمے لیا۔ یہ اللہ کا شیر ہے۔ اللہ کی تلوار ہے۔ ان کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (سیرت خلفاء راشدین)

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بے شمار فضائل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بہت سارے فضائل اپنی زبانِ مقدس سے ارشاد فرمائے۔ اک موقع پر آپ کے حسن جمال کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔

جو شخص آدم علیہ السلام کو ان کے علم میں

حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی سمجھ میں

حضرت ابراہیم کو ان کے حلم میں

Marfat.com

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ان کے زہد میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی گرفت میں
دیکھنا چاہے وہ
علی بن ابی طالب کو دیکھ لے۔ (مختصر تاریخ دمشق)
اور ایک روایت میں یوں ہے۔

وَإِلَى يُوْسُفَ فِيْ جَمَالِه

جو یوسف کا حسن و جمال دیکھنا چاہے وہ علی کو دیکھ لے۔ (ریاض النضرہ)

حضرت علی میں نبیوں کی صفتیں پائی جاتی ہیں یعنی علم، حلم، سمجھ، زہد، طاقت، حسن دیکھ کر انبیاء کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو مدینہ طیبہ رہنے کا حکم دیا تو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جاتے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

کئی لوگوں کو اس حدیث سے غلط فہمی بھی ہوگئی اور وہ حضرت علی کو خلیفہ بلافصل سمجھ بیٹھے دراصل مخبر صادق جناب محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہو کر رہیں گے۔ آپ نے فرمایا

''اے علی تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہے۔''

یہودیوں نے ان سے ایسی دشمنی کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے ایسی محبت کی کہ ان کو ایسے مرتبے پر پہنچا دیا جس کے وہ لائق نہ تھے (یعنی ابن اللہ کہا)

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ، میری وجہ سے بھی دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میری محبت میں حد سے تجاوز کر جائے گا اور میری ذات میں ان باتوں کو منسوب کرے گا جو مجھ میں نہیں اور دوسرا گروہ اس حد تک عداوت اور دشمنی کرے گا کہ مجھ پر بہتان باندھے گا۔

(تاریخ الخلفاء)

الحمد للہ اہل سنت و جماعت حضرت مولا علی سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ نہ تو حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور نہ ہی بے ادبی کرتے ہیں بلکہ یوں سمجھ لو جو اہل سنت ہے وہ بے ادب نہیں اور جو بے ادب ہے وہ اہل سنت نہیں۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کے بارے میں حضور فخر آدم و بنی ادم (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (کنز العمال)

سیدۂ کائنات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اِنَّہٗ اَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّۃِ

ترجمہ: حضرت علی تمام لوگوں سے بڑھ کر سنت کا علم رکھتے تھے۔ (ریاض النضرہ)

حضرت علی فرماتے ہیں۔

میں چاہوں تو بسم اللہ کی با کے معانی سے اتنے علوم بیان کر سکتا ہوں کہ ایک اونٹ کا بوجھ بنے۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کی با کے نیچے جو نقطہ ہے اس کے علم سے 80 اونٹوں کا

Marfat.com

بوجھ بھردوں۔(بابِ مدینۃ العلم)

شہادت:

دامادِ رسول حضرت مولا علی نے 17 رمضان المبارک 40 ہجری کو اپنے لخت جگر حضرت امام حسن (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا۔آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت نے میرے ساتھ کجروی اختیار کی ہے اور سخت نزاع برپا کر دیا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ظالموں کے لئے دعا کرو تو میں نے اس طرح دعا کی یا اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچادے اور میرے بجائے ان لوگوں کا ایسے شخص سے واسطہ ڈال جو مجھ سے برا ہو۔(تاریخ الخلفاء)

آپ گھر سے نماز کے لئے نکلے اور لوگوں کو آواز دے کر جگاتے جاتے تھے کہ اتنے میں ابن ملجم ملعون نے سامنے آکر آپ پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے اور زبان سے فرمایا: فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور قاتل کو پکڑ لیا۔(تاریخ الخلفاء)

بالآخر 21 رمضان المبارک بروز اتوار 4 سال 8 ماہ نو دن امور خلافت انجام دینے کے بعد 63 سال کی عمر مبارک میں آپ کا وصال ہوا۔حضرت امام حسن نے جنازہ پڑھایا اور نجف اشرف میں آپ کا مزار مبارک عاشقوں کی نگاہوں کا مرکز ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

(اقبال)

Marfat.com

سنت کی اتباع

۱۔سنت کی اتباع کا مفہوم

اتباع کے معنی "تابعداری"، "پیروی" اور "کسی کے نقش قدم پر چلنے" کے ہیں اور متبوع کے معنی ہیں قائد اور رہنما جو آگے چل رہا ہو اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے ہوں۔ گویا اتباع رسول کا مفہوم ہے ہر معاملے میں اسے رہنما بنانا اور بہر حال اسی کے نقش قدم پر چلنا۔

عربی زبان میں اتباع سے مراد ہے کسی شخص کے پیچھے پیچھے چلنا۔ چنانچہ ابن منظور "لسان العرب" میں لکھتے ہیں۔

((قال الفراء الاتباع ان یسیر الرجل وانت تسیر وراءہ واذا قلت اتبعتہ فکانک قفوتہ))

"فراء (لغت ونحو کے امام) نے کہا کہ اتباع کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص آگے آگے چل رہا ہو اور آپ اس کے پیچھے پیچھے چلیں اور اگر آپ کہیں کہ میں نے اس کی اتباع کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے پیچھے پیچھے اور اس کے نقش قدم پر چلے۔"

سنت کی اتباع کا اصطلاحی مفہوم

اتباع کے اصطلاحی معنی امام ابوالحسن الامدی نے یوں بیان کئے ہیں:

"متابعت کبھی کسی کے قول کی ہوتی ہے اور کبھی کسی کے فعل کی۔ کسی کے قول کے اتباع کا معنی تو یہ ہے کہ اپنے متبوع کی اس طرح فرمانبرداری کی جائے جس طرح اس

Marfat.com

کے قول کا تقاضا ہو اور کسی کے فعل کی اتباع کا معنی یہ ہے کہ اس کے فعل کو اسی طرح کیا جائے جس طرح وہ کرتا ہے اور اس لئے کیا جائے کیوں کہ وہ کرتا ہے۔"

(الاحکام فی اصول الاحکام۔ص ۲۴۶۔ج ۱)

اتباع کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے اس کی تعمیل صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح عمل کریں جس طرح ان اقوال پر عمل کرنے کا تقاضا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو اس طرح ادا کریں کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائے۔ اور اس لئے ادا کریں کیونکہ پرنور شخصیت کے مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افعال کو ادا کیا۔

اتباع کا مکمل مفہوم سمجھنے کے لئے اس مثال پر غور کریں:

کوئی گاڑی کسی گاڑی کے تعاقب میں ہے اب پیچھے والی گاڑی آگے والی گاڑی پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے جہاں وہ تیز ہوگی یہ بھی تیز ہو جائے گی۔ جدھر وہ مڑے گی یہ بھی ادھر مڑے گی۔ جدھر وہ آہستہ ہوگی یہ بھی آہستہ ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ جہاں وہ رک جائے گی پیچھے والی گاڑی بھی وہیں رک جائے گی۔ پس یہی اتباع ہے۔

شرعی اصطلاح میں اتباع سے مراد اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال افعال اور سیرت و کردار کی پیروی۔

اتباع اور اطاعت میں فرق

حضرات محترم! اطاعت کا لفظ "طوع" سے ماخوذ ہے۔ طوع کے معنی دل کی خوشی سے کسی کا حکم ماننے کے ہیں۔ اس کا مقابل کرہا ہے جس کے معنی ہیں ناگواری اور مجبوری۔ تو اطاعت کا مفہوم ہوا دل کی خوشی اور قلبی پسندیدگی کے ساتھ کسی کا حکم ماننا اور اس کی پیروی کرنا جبکہ اتباع سے مراد کسی کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ پسند یا ناپسند کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ یعنی جو کام جس طرح کیا گیا ہے خواہ وہ آپ کو پسند ہو یا ناپسند

Marfat.com

اسے بالکل ویسے ہی کیا جائے۔اس طرح اتباع کا معنی اطاعت سے وسیع تر ہے، اس میں اطاعت بھی شامل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ معلم، مربی، شارع، قاضی، حاکم وفرمانروا اور شارح قرآن ہیں انہیں رسول ماننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ بندہ دین کے معاملے میں حق واضح ہو جانے کے بعد آپ کی غیر مشروط اطاعت کرے اور اپنے دامن کو بدعت سے آلودہ نہ ہونے دے۔ نیز تمام دنیاوی معاملات میں بھی کتاب وسنت کی مخالفت سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

۲-سنت

۲-سنت کا لغوی مفہوم-

سنت کا لغوی معنی راستہ ہے جس پر چلا جائے اور جو متواتر چلنے کی وجہ سے صاف اور واضح ہو گیا ہو۔ یا اس سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر عمل کیا جائے خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے،

> ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا اور ان کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا اس پر اس کی اپنی برائی کا گناہ بھی ہوگا اور اس کا گناہ بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔''

اصطلاحی مفہوم:

شرعی اصطلاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو سنت کہتے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علیکم بستی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین فتمسکوا

Marfat.com

بها و عضوا عليها بالنواجذ (مسند احمد، ترمذی)

''تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے اسے تھامے رکھو اور مضبوطی سے پکڑے رکھو۔''

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (بخاری شریف)

''جس نے میرے طریقے کو چھوڑ دیا وہ مجھ میں سے نہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ایک کے سوا سب آگ میں جائیں گے لوگوں نے کہا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (جو اتباع کریں گے اس کا یعنی سنت کا) جس پر میں اور میرے صحابہ عمل پیرا ہیں۔''

سنت کی اقسام

علمائے اصول کی اصطلاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

سنت کی تین اقسام ہیں:

(۱) سنت قولی (۲) سنت فعلی (۳) سنت تقریری

۱۔ سنت قولی

شرعی احکام سے متعلق جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موقع پر ارشاد فرمائی ہو اسے سنت قولی کہتے ہیں۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ'' (بخاری شریف)

---

[۱] بخاری: کتاب الاذان، باب الاذان للمسافرین اذا کانو جماعة ۶۳۱

Marfat.com

ترجمہ: ''نماز اس طرح پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر کھانا کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہ پڑھی جائے تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے۔'' (مسلم شریف۔)

۲۔ سنت فعلی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس طریقے سے عبادات ادا فرمائیں یا دیگر معاملات نپٹائے وہ سب سنت فعلی ہیں۔ مثلاً حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست فرماتے جب ہم سیدھے کھڑے ہو جاتے تو پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز شروع فرماتے۔'' (ابوداؤد شریف)

۳۔ سنت تقریری:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو کام کیا گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو یا اظہار پسندیدگی فرمایا ہو اسے ''سنت تقریری'' کہتے ہیں۔

اتباع سنت کیلئے بنیادی شرط ...... حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب دین نامکمل ہے

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے بنی آدم کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری کیا۔ اس سلسلے کی آخری کڑی سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ اس

Marfat.com

لئے سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب ہر انسان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا لازم وملزوم ہے۔

ایک شخص کسی دوسرے شخص کی پیروی اور تقلید صرف اسی وقت ہی کر سکتا ہے جب وہ اس سے عقیدت رکھتا ہوگا اور محبت کرتا ہوگا۔ محبت کے بغیر کسی کی اتباع اور پیروی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ اور اگر بالفرض محبت کے بغیر کسی کی پیروی کر بھی لی جائے تو وہ کامل صورت میں نہ ہوگی بلکہ محض ایک ڈھونگ ہوگا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہمارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے اور اس جزو کی تکمیل صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے۔ یاد رہے کہ اتباع سنت کے لئے بنیادی شرط حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

محبت ایک فطری کشش کا نام ہے۔ یہ ایک ایسا میلان نفس ہے جو ہمیشہ پسندیدہ اور مرغوب چیزوں کی جانب ہوا کرتا ہے۔ یہ محبت اگر قرابت داری کی بنیاد پر ہو تو ''طبعی محبت'' کہلاتی ہے اور اگر کسی کے جمال و کمال یا احسان کی وجہ سے ہو تو ''عقلی محبت'' کہلاتی ہے اور اگر یہ محبت مذہب کے رشتے کی بنیاد پر ہو تو ''روحانی محبت یا ایمان کی محبت'' کہلاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت طبعی بھی ہو سکتی ہے جیسی اولاد کی محبت باپ سے ہوتی ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے روحانی باپ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات روحانی مائیں جیسا کہ سورۂ احزاب میں فرمایا گیا وازواجه امهاتهم بعض شاذ قراأتوں میں هوابوهم کا لفظ بھی آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے والد کی جگہ پر ہیں تو جس طرح حقیقی باپ سے محبت طبعی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایک مسلمان کے لئے بالکل فطری امر ہے۔

قارئین کرام! حدیث شریف کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت شرط ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر کسی بھی شخص کا ایمان معتبر نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

ہمارے ایمان و اسلام کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے تمام رشتوں سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں اور اپنے جذبات و احساسات کا مرکز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بنائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف)

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھ سے اپنے والدین، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔''

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران: ۳/۳۱)

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔''

درحقیقت اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں ہر چیز کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو کوئی ان کو دوست رکھے گا سو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بگڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو یہ سب تم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور

Marfat.com

اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

(توبہ آیت 23)

ان آیات میں صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہونی چاہئے۔ امام قرطبی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان آیات کریمہ میں دلیل ہے کہ اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب اور ہر محبوب چیز پر مقدم ہے اس عقیدہ میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہہ رہے ہو سوچ سمجھ کر کہو تو اس نے تین دفعہ کہا، اللہ کی قسم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے محبوب رکھتے ہو تو فقر و فاقہ کے لئے تیار ہو جاؤ (کہ میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے) کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقر و فاقہ اس کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنا پانی بلندی سے نشیب کی طرف بہتا ہے۔'' (ترمذی شریف)

پس جس کے دل میں حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسے چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اپنے اندر سادگی، صبر و تحمل، قناعت اور رضا بالقضا کی صفات پیدا کرنے کی سعی کرتا رہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

Marfat.com

''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ محبت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے اور اس حدیث میں یہ بات بھی واضح کردی گئی کہ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی راہ (جنت کی راہ) پر گامزن ہوگا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی نصرت و تائید کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کا دفاع کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان و مال فدا کرنے کی غرض سے موجود ہونے کی تمنا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سے ہے۔'' (الشفاء)

اکثر علماء کے نزدیک

''قرآن پاک نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو کائنات کی تمام چیزوں سے بلند قرار دیا ہے اور مومنوں کو تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے کسی چیز کی محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر غالب کردی تو انہیں اللہ کی گرفت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جو کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی ہم بھی کریں۔'' علماء کرام لکھتے ہیں۔

''دل کی حقیقی محبت، طبیعت کی پوری آمادگی اور ایک گہرے قلبی لگاؤ کے ساتھ جب انسان کسی کی پیروی کرتا ہے تو وہ صرف اس حکم ہی کی پیروی نہیں کرتا جو وہ اپنی زبان سے واضح الفاظ میں کہہ رہا ہے بلکہ وہ اس کی ہر ادا

Marfat.com

کی پیروی کو بھی اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے اور اس کے چشم و ابرو کے اشاروں کا منتظر رہتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ میرے محبوب کو کیا پسند ہے اور کیا ناپسند، ان کی نشست و برخاست کا طریقہ کیا ہے؟ ان کی گفتگو کا انداز کیا ہے؟ چلتے کیسے ہیں اور لباس کون سا پہنتے ہیں؟ انہیں کھانے میں کیا چیز مرغوب ہے۔ ان چیزوں کے بارے میں خواہ کبھی کوئی حکم نہ دیا گیا ہو لیکن جس کے دل میں کسی کی محبت حقیقی جاگزیں ہو جائے تو اس کی ہر ہر ادا کی نقالی اور اس کے ہر ہر قدم کی پیروی وہ اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔''

مجازی عاشقوں کا حال یہ ہے کہ اپنے محبوب کے اشارے پر چلتے ہیں جو وہ کہتا ہے وہی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی کے رنگ میں ڈھل جاتے ہیں ...... تو وہ محبوب جو سب محبوبوں سے زیادہ اطاعت کا مستحق ہے جو الرؤف الرحیم ہے ...... اگر باطل محبوبوں کے اشاروں پر چلا جا سکتا ہے تو اس سچے محبوب کے اشاروں پر کیوں نہیں چلا جا سکتا؟

الغرض جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں اسوۂ رسول کو قابل تقلید نمونہ بنایا جائے اور اس کی ہر حال میں اتباع کی جائے ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواہ خلوت میں ہوں یا جلوت میں، مسجد میں ہوں یا میدان جہاد میں، منبر پر ہوں یا گوشہ تنہائی میں۔ ہر وقت اور ہر شخص کو حکم تھا کہ جو کچھ میرا حال اور کیفیت ہو منظر عام پر لائی جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف ۷/۱۵۷)

''پس جو لوگ اس نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور (قرآن) کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔''

Marfat.com

پس ثابت ہوا کہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلا زینہ ہے جس پر چڑھنے کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کی اتباع کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ج (الحشر: ۵۹/۷)

''اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی تکمیل اور دخول جنت کے لئے بے حد ضروری ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من احیا سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ

ترجمہ: ''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔'' (ترمذی)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کی بڑی دولت ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جس دل میں الفت نہ ہوگی
سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہ ہوگی
کرے جو اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے
اسے کسی چیز کی حاجت نہ ہوگی
بھٹکتا رہا ہے بھٹکتا رہے گا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو عقیدت نہ ہوگی

اے رب ذوالجلال والاکرام! ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا فرما اور ہمیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

(آمین)

Marfat.com

خلاصہ بحث

انسانی ترقی کے چار بڑے مدارج ہیں: مسلم، مومن، محبّ اور محبوب۔

(۱) مسلم وہ ہے جو اسلام کے ظواہر کا پابند ہے۔

(۲) مومن وہ ہے جس کے قلب میں ایمان داخل ہو چکا ہو۔

(۳) محبّ وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

(۴) اور محبوب وہ ہے جسے اللہ کی محبت حاصل ہو گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت انسان کو آخری درجہ پر فائز کر دیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص مجھے اپنے باپ، اپنی اولاد اور دنیا کی ہر شے سے محبوب تر نہیں سمجھتا، اس کا ایمان مکمل نہیں۔

دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہو ہی نہیں سکتی جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کامل ترین شخصیت ہونے کی حیثیت سے ہر فرد کے لئے آئیڈیل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیہم، صبر و استقلال، بردباری اور تحمل، شجاعت و بہادری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک اور تحریک کو چلانے کا ڈھنگ، چلنے کا انداز، نشست و برخاست اور انداز گفتگو ہر چیز ہی تو مثالی ہے اسی لئے قرآن پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''شاہد'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت گویا انسانی آئیڈیل سے محبت ہے اور محبت سے متابعت کتنی آسان ہو جاتی ہے۔

اتباع سنت کی ضرورت و اہمیت

دین اسلام میں یہ بات ایک مسلمہ اصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ اسلامی عقائد میں ایمان باللہ کے بعد ایمان بالرسول کا درجہ ہے۔ رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کو بلا حیل و حجت تسلیم کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کو

Marfat.com

اپنے لئے مشعل راہ قرار دیا جائے۔ قرآن حکیم میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب: ۳۳/۲۱)

''تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ موجود ہے۔''

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اسی صورت میں نمونہ قرار دی جا سکتی ہے جب اپنی سیرت وسوانح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ سانچے میں ڈھالا جائے اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات وتعلیمات کو اپنایا جائے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد وحید یہ ہے کہ ان کے احکام وافعال کی روشنی میں امت اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے اور اپنے دامن کو فلاح ونجات کے گوہر مقصود سے مالا مال کر سکے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء: ۴/۶۴)

''ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کامیابی کی ضمانت بھی انہی لوگوں کو دی ہے جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور سنت کا اتباع کریں گے اور جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوں گے وہ دنیا وآخرت دونوں میں ناکام ونامراد ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف میں ارشاد فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ ہدایت پر آ جاؤ۔" (الاعراف آیت 158)

یہ آیت رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم گیر رسالت کے اثبات میں بالکل واضح ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ اے کائنات کے انسانو! میں سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری بنی نوعِ انسانی کے نجات دہندہ اور رسول ہیں۔ اب نجات اور ہدایت نہ تو عیسائیت میں ہے اور نہ یہودیت میں اور نہ ہی کسی اور مذہب میں۔ نجات اور ہدایت اگر ہے تو صرف اسلام کے اپنانے اور اسے ہی اختیار کرنے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اتباع سنت پر عمل کرنے کی تائید اس وجہ سے بھی زیادہ کی ہے کہ سب انبیاء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت اور برتری حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے شان اور مرتبے میں زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لازم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرض قرار دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء، ۲۱/ ۱۰۷)

"اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (النساء، ۴/ ۵۹)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔"

سنت قرآن کی تفسیر ہے

اتباع سنت ہماری زندگیوں میں بے پناہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ سنت ہی

Marfat.com

دراصل قرآن کی توضیح وتشریح کرتی ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار احکامات ایسے ہیں جن کا تعین تشریح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ (النحل:۱۶/۴۴)

''اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ذکر (قرآن کریم) کو نازل کیا تاکہ آپ نازل کردہ کتاب کی تشریح کریں۔''

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کے شارح وترجمان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے قرآن حکیم کے مجمل الفاظ کی تشریح کی اوراس پر عمل کرکے دکھایا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) قرآن مجید میں فرمایا:

اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (البقرہ:۲/۴۳)

''نماز قائم کرو''

یہ نہیں بتایا کہ نماز کی عملی صورت کیا ہے؟ اس کی کتنی رکعات ہیں؟ اس میں قیام اور رکوع وسجود کی ترتیب کیا ہے؟ اس کی شرائط وارکان کیا ہیں؟ درود شریف، التحیات، دعائے قنوت اور نماز میں پڑھی جانے والی دیگر ادعیہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ سب باتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوْا کَمَا رَاَیۡتُمُوْنِیۡ اُصَلِّیۡ (بخاری شریف)

''ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''

(۲) قرآن مجید میں فرمایا:

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (البقرہ:۲/۴۳)

''زکوٰۃ ادا کیجئے۔''

قرآن نے یہ نہیں بتایا کہ کن اشیاء میں سے زکوٰۃ ادا کی جائے؟ مختلف اشیاء میں

Marfat.com

زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ مختلف اشیاء میں زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟ یہ سب باتیں قرآن کے مفسر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتائیں۔

(۳) قرآن میں فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا (مائدہ ۵/۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔''

اس آیت میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم تو دیا گیا ہے مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ ہاتھ کہنی تک کاٹا جائے یا کندھے تک، عربی میں پورے بازو کے لئے ''ید'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائیں۔

(۴) قرآن میں فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ (آل عمران ۳/۹۷)

''اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔''

اب سوال یہ ہے کہ آیا حج سال میں ایک دفعہ فرض ہے یا ہر سال؟ حج کے احکام کیا ہیں اور ان کی ترتیب کیا ہے؟ اس سوال کا جواب بھی صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حلال و حرام کا ایک اصول بتا دیا کہ طیب (پاکیزہ) چیزیں حلال اور غیر طیب حرام ہیں۔ چند مثالیں بھی بتا دیں اور مزید وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھوڑ دی۔

وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف ۷/۱۵۷)

''اور (ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول کی روشنی میں گدھے، پھاڑنے والے جانوروں اور پنجہ دار پرندوں کو حرام ٹھہرایا۔

Marfat.com

قرآن میں مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی اور ٹڈی کو اس سے مستثنٰی قرار دیا ہے۔

(۶) قرآن کریم کے مطالب و معانی کو سنت کے بغیر سمجھا نہیں جا سکتا۔ تشریح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر قرآنی احکام سمجھنے میں کیا کیا غلطیاں ہو سکتی ہیں؟ اس کی بعض مثالیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی صادر ہوئیں۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ وضو کے لئے پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ ایک صحابی کو تیمّم کا طریقہ معلوم نہ تھا۔ ایک مرتبہ جب انہیں پانی نہ ملا تو مٹی میں لیٹنے لگے۔ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی انہیں تیمّم کا صحیح طریقہ بتلایا۔

(۷) قرآن کریم نے صرف دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت نکاح سے منع کیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید وضاحت بھی کر دی کہ پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی سے بھی بیک وقت نکاح نہیں ہو سکتا۔ نیز جن عورتوں کے ساتھ نسبی تعلقات کی بناء پر نکاح حرام ہے۔ رضاعی تعلقات کی بناء پر بھی ان کے ساتھ نکاح کو حرام ٹھہرایا۔ مثلاً رضاعی ماں، رضاعی بہن وغیرہ۔

مذکورہ بالا امثال اس حقیقت کی آئینہ دار ہیں کہ حدیث و سنت کے بغیر رسالت پر ایمان کا مفہوم نہ تو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جا سکتی ہے۔

قرآن پاک میں بے شمار آیات ایسی ہیں جو اتباع سنت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط

(النساء: ۴/۱۱۳)

''اور اللہ نے تجھ پر کتاب و حکمت (قرآن و سنت) اتاری اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا۔''

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لئے کی جاتی ہے کہ وہی ایک مستند ذریعہ ہے جس سے ہم تک اللہ کے احکام پہنچتے ہیں ہم خدا کی عبادت صرف اسی طریقے سے کر سکتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی کریں گے۔ الغرض سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریعت اسلامیہ کا ماخذ، قرآن کی تفسیر، اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اساس عبادات اور احکامات کی تفصیل، عہد رسالت کے ثقافتی ورثہ کی ترجمان اور تاریخی روایات کی امین ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین پیش کیا وہ ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں اسلام نے زریں اصول نہ دیئے ہوں۔ مومن کامل وہ ہے جو کسی کام کو انجام دینے سے پہلے یہ سوچے کہ جو کچھ وہ کرنے جا رہا ہے کیا وہ شریعت کے عین مطابق ہے؟ جب تک کوئی شخص اپنے عزائم و اعمال، اپنے جذبات اور اپنی خواہشات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع نہیں کرتا اس کا ایمان مشکوک رہتا ہے۔ کیونکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین میں حجت ہے اور اس کے بغیر نہ دین کی تکمیل ہوتی ہے اور نہ ایمان نصیب ہوتا ہے۔

سنت کے اسلام میں حجت ہونے سے مراد یہ ہے کہ سنت واجب الاتباع ہے۔ اس حقیقت سے کوئی مسلمان ناواقف نہیں ہے۔ اس کے دلائل ہمیں قرآن سے بھی ملتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے بھی۔ اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تابعین اور بعد کے تمام علمائے امت کا تعامل رہا اور اسی کی تلقین آئمہ اربعہ نے بھی اپنے اقوال و افعال سے کی۔

۴۔ائمہ سلف اور اتباع سنت

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے مطابق اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اظہار الفت و مودت کے بعد اہل اسلام پر واجب ہے کہ اہل ایمان اور خاص طور پر

Marfat.com

علمائے کرام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کے اکرام و احترام میں کوئی کسر نہ چھوڑیں کیونکہ وہ انبیاء کے وارث ہیں اور ان ستاروں کی مانند ہیں جن سے بحر و بر کی تاریکیوں میں روشنی حاصل کی جاتی ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جو امتیں موجود تھیں ان کے علماء بگڑ گئے تھے مگر امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء ان کے عین برعکس نہایت افضل و اعلیٰ ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس امت میں جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کے زندہ کرنے والے ہیں۔ وہ کتاب اللہ کی حفاظت کے امین ہیں اور ان کی زندگی اسی خدمت کے لئے وقف ہے۔ گویا وہ اللہ کی اس کائنات میں ناطق قرآن ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید اور ربوبیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا ممنوع ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب الاتباع ہونے میں کسی دوسرے انسان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے پر لانا درست نہیں۔

سنت کی اتباع اور قرآن

دین اسلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نعمت ہے اور اسلام کی پہلی دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اس اقرار و ایمان کے بعد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تلاش کیا جائے۔ اس طریقے کی تلاش ہمارے لئے اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ہر پہلو کا بغور مطالعہ کریں گے۔

قرآن کریم کی متعدد آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ضروری قرار

Marfat.com

دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع دین اسلام کا لازمی جزو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لئے کی جاتی ہے کیونکہ وہی ایک مستند ذریعہ ہے جس سے ہم تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق صرف اسی وقت اور اسی طریقے سے ادا کر سکتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور اعمال کی اتباع کریں گے۔

ہمیں چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، ارشادات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اوامر و نواہی کو واجب الاطاعت قرار دیا جائے اور انہیں عملی صورت میں اپنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر اتباع سنت پر عمل کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے کیونکہ اتباع رسول ہی دنیاوی و اخروی فلاح کا ذریعہ ہے۔

اتباع سنت اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کتاب اللہ (قرآن) اور سنت (حدیث) کو ایک ہی حکم میں رکھ کر امت مسلمہ کو ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا۔

ارشاد فرمایا:

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنَ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

"یعنی میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور میری (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) سنت ہے۔" (موطا امام مالک)

اس حدیث میں سنت سے مراد اتباع رسول ہے۔ یعنی جو تعلیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے امت مسلمہ کو دی ہے اس کی پیروی کی جائے اور بلاشبہ آپ

[1] موطا مالک کتاب الجامع باب النہی عن القول فی القدر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔''

(۲) احکامات الٰہیہ کی طرح احکامات نبویہ بھی واجب الاتباع ہیں:

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگو! یاد رکھو قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی حدیث) مجھے اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا لوگو! تمہارے لئے یہ قرآن ہی کافی ہے اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے۔'' حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج ادا کریں؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس آدمی نے تین مرتبہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج ادا کرنا واجب ہو جاتا اور پھر اس پر عمل کرنا تمہارے لئے ممکن نہ ہوتا، لہٰذا جتنی بات میں تم سے کہوں صرف اسی پر اکتفا کرو، تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوال اور اختلاف کرتے تھے۔'' (پھر آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا) ''جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو (زیادہ سوال کرنے کی بجائے) اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کروں اسے چھوڑ دو۔'' (مسلم شریف)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع سنت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ کیسے انہوں نے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جسے انہوں نے غور سے نہ دیکھا ہو اور پھر اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال نہ لیا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو والہانہ محبت تھی اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ ہر اس کام کو کرنے کی کوشش کرتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوتا۔ ان کو وہی کھانا پسند ہوتا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے۔ جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے یا نماز پڑھ لیتے وہ جگہ بھی واجب الاحترام ہو جاتی اور اس مقام پر وہی عمل (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے) انجام دینا وہ اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے۔ یعنی انہوں نے قدم قدم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔

ذیل میں ان چند واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی۔

(۱) حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں صحابہ کا دشمنوں سے ایفائے عہد:

حضرات صحابہ صرف عام حالات ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل نہ کرتے بلکہ ہر قسم کے حالات میں اور زندگی کے سب شعبوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔ خوشی اور مسرت کا موقع ہو یا غم اور مصیبت کا، ایام امن ہو یا حالت

Marfat.com

جنگ، اپنوں سے معاملہ ہو یا غیروں سے، غرضیکہ ہر حالت اور زندگی کے ہر شعبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے۔ امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے صحابہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے دشمنوں سے ایفائے عہد کا ایک واقعہ حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے جنہوں نے بیان کیا کہ:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔ (معاہدے کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی) معاویہ نے رومی سرزمین کی طرف روانہ ہونا شروع کیا تاکہ مدت معاہدہ ختم ہوتے ہی ان پر یلغار کریں۔''

اسی وقت ایک شخص گھوڑے یا کسی اور سواری پر یہ الفاظ کہتے ہوئے نمودار ہوا: ''اللہ اکبر! اللہ اکبر! وفا کرو، بے وفائی نہ کرو۔''

لوگوں نے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے بلا کر ان سے بات کا سبب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ مدت پوری ہونے تک اس میں کمی بیشی نہ کرے یا انہیں معاہدے کے ختم کرنے کے بارے میں پیشگی اطلاع دے۔'' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر) معاویہ رضی اللہ عنہ واپس پلٹ گئے۔ (ابوداؤد)

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللهِ

سگِ درِ باہو

محمد امجد صدیقی

خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت فقیہ اعظم
کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ

موبائل: 0331-6643364

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

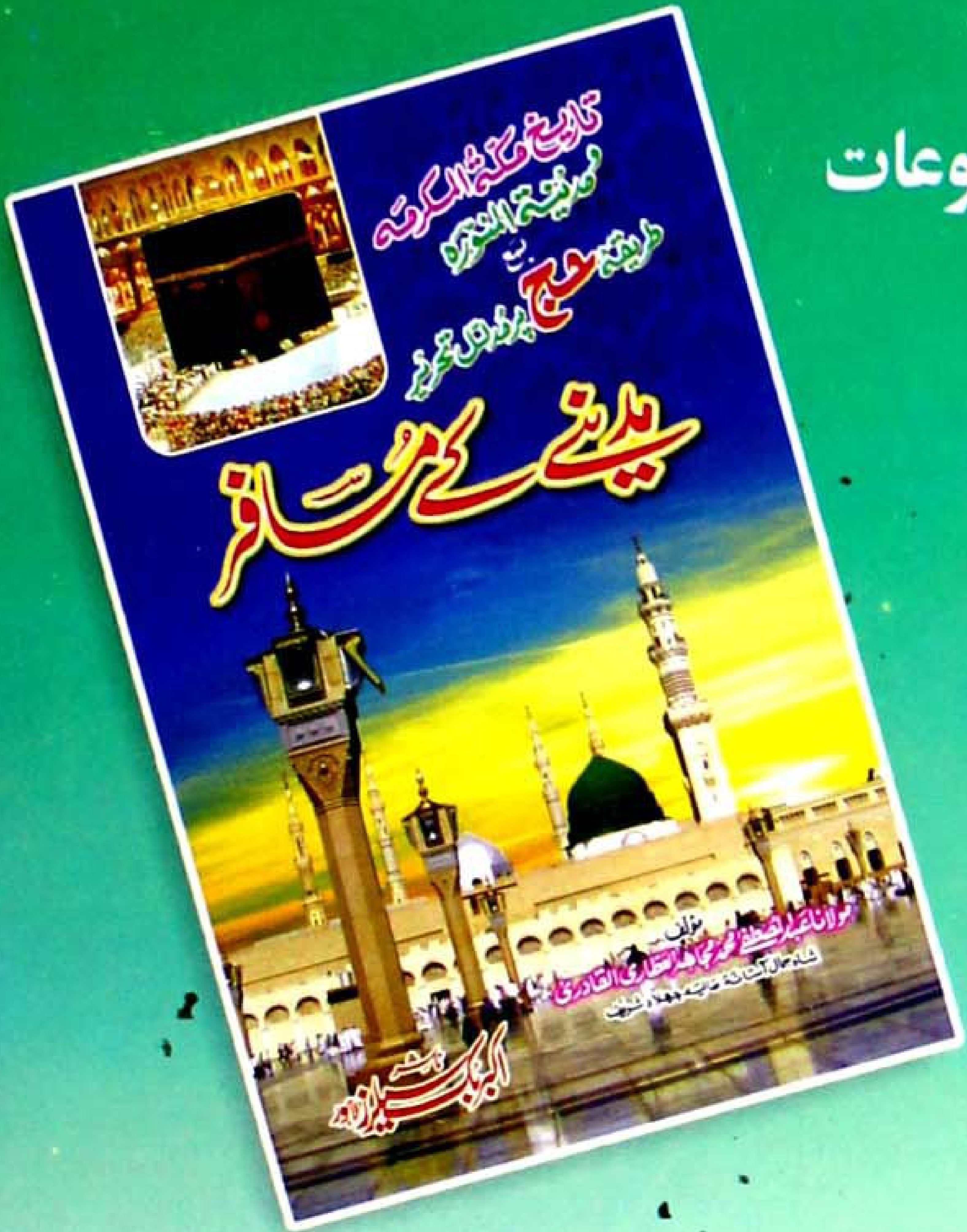

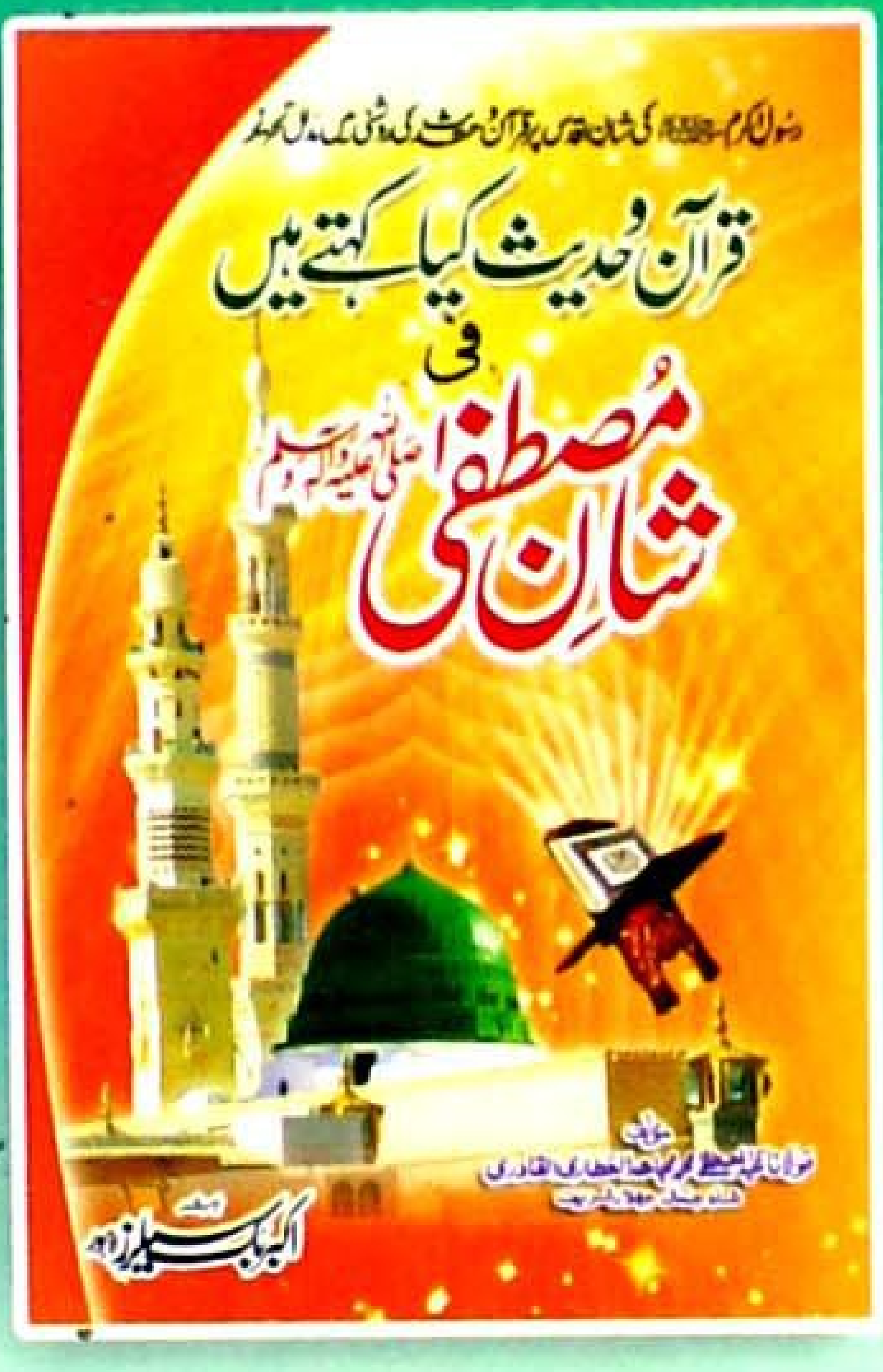

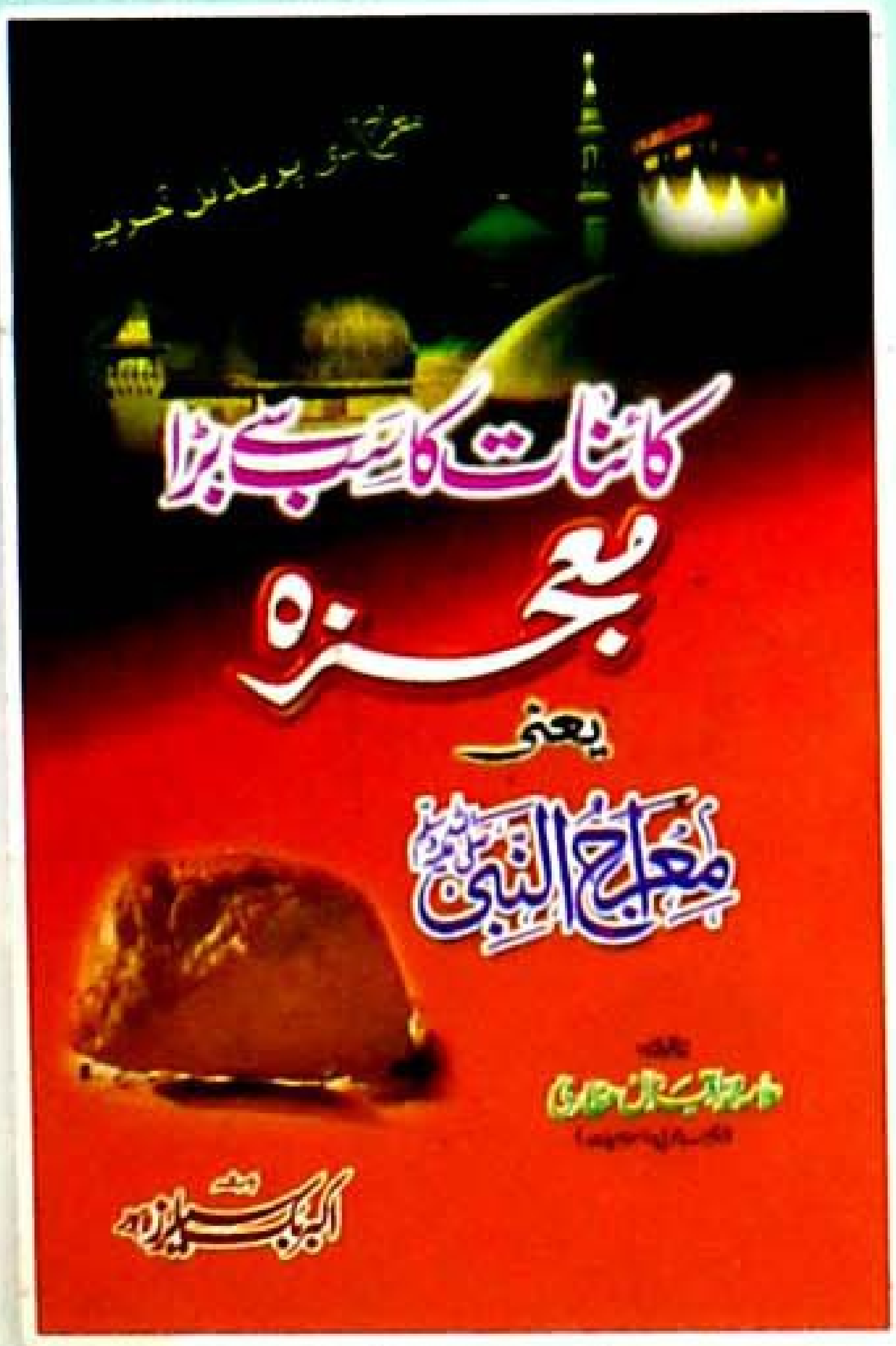

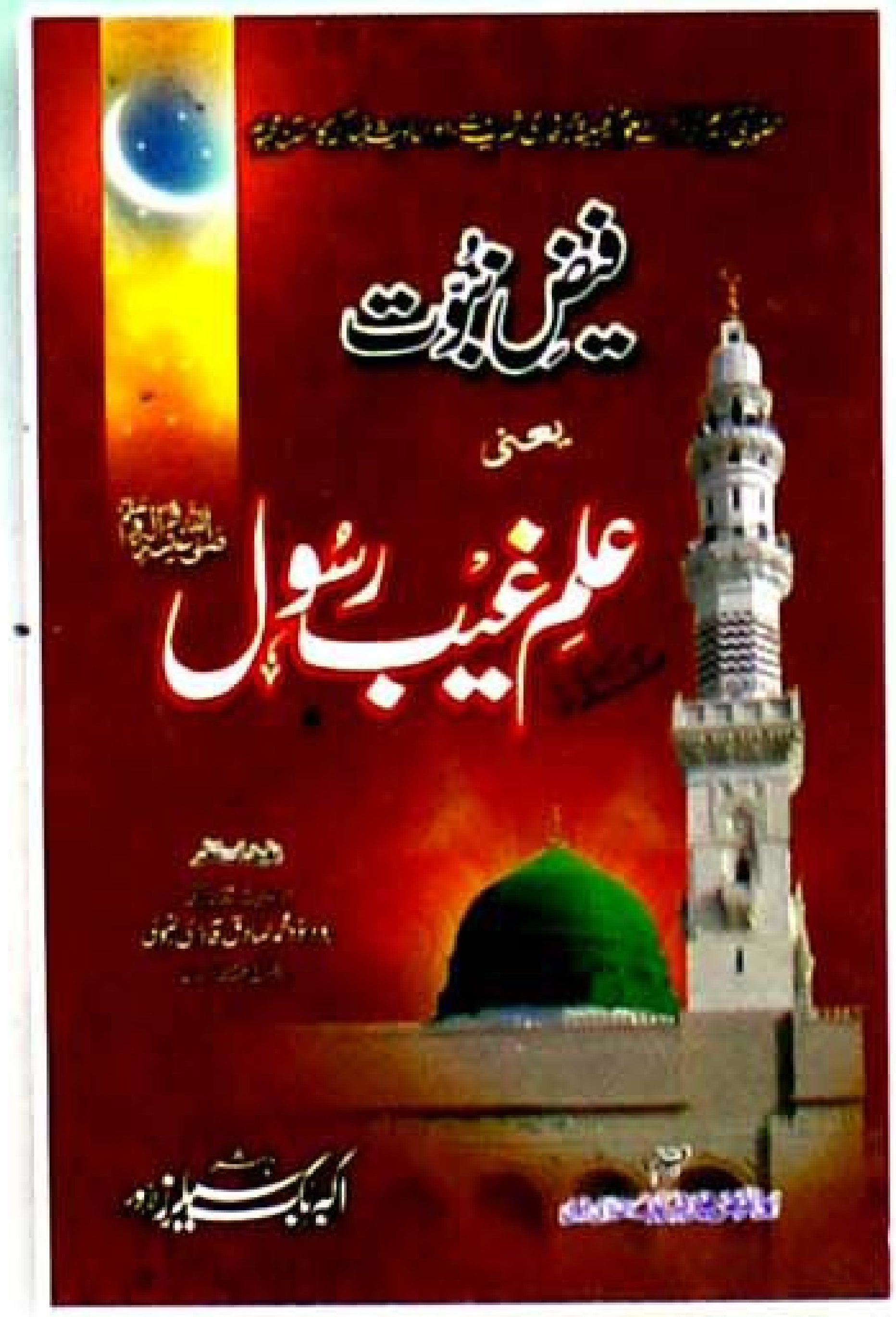

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph:37352022

Marfat.com